جس میں

علم سرودے کے ذریعے سانس (دم روں) کی رفتار کے مطابق بعض

امراض کا علاج بتلایا گیا ہے اور مستقبل پر احکام لگائے گئے ہیں

مؤلفہ

مشہور ورد مولوی عبدالباری آسی

باہتمام کیسرداس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

نول کشور پریس میں چھپکر شائع ہوئی

فہرست مضامین

مقدمہ

شریعت اسلام کے نقطۂ نظر سے ہر ایسے ایسے علم پر جسمیں غیب دانی کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے ایک مسلم کا یہ عقیدہ رکھنا کہ الغیب عند اللہ نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے چنانچہ اس حیثیت سے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ[1] اور اسمیں کسی تبع شریعت محمدی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ مگر اسمیں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انسان لطائف سرمدی میں سے ایک لطیفہ ہے۔ بزرگ سے بزرگ اور بہتر سے بہتر صفت اسمیں موجود ہے۔ ملکوتیت تک کے مدارج کے طے کرنے کا اسکو اہل بنایا گیا ہے اسی بنا پر حکمائے قدیم نے انسان کو عالم کبیر سے مشابہ کر کے بتایا ہے کہ وہ سب عجائب و غرائب جو عالم کبیر میں پائے جاتے ہیں انسان بذات خود ان سب کا مجموعہ ہے۔ اس نسخۂ جامعہ میں وہ سب چیزیں پائی جاتی ہیں جو عالم علوی میں ہیں۔ مثلاً عالم کبیر کو تین اقسام پر تقسیم کیا ہے۔ اول عالم عناصر جس سے عالم سفلی مراد لیتے ہیں دوسرے عالم افلاک یعنی عالی ہے۔ تیسرے وہ عالم جو عالم افلاک سے علیحدہ ہے جس سے مجردات عقول وغیرہ مراد ہیں۔ اسی صورت سے انسان کو دیکھئے اس میں بھی بجائے تین عالموں کے یہ تین چیزیں موجود ہیں۔ سر۔ قلب۔ معدہ۔ معدہ میں غذا ہضم ہو کر

---

[1] خدا ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اُسی کو علم ہے۔

کیلوس[1] ہوتی ہے اور تمام اعضا حسب استعداد اس سے غذا حاصل کرتے ہیں
بالکل یہی صورت عالم کبیر کی ہے اس سے کون و فساد و زیادتی و نقصان
عالم عناصر میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی صورت سے قلب مبدأ[2] و حیات ہے تمام
بدن کے واسطے عالم کبیر میں اس کا مقابل آفتاب ہے جس سے حیوان
اور جمادیات سب کو فائدہ پہونچتا ہے اور ان کی حیات کا دارومدار اسی پر ہے۔
عالم علوی میں ارواح ہیں، اسی کے مقابل انسان میں سر ہے جو مبدا
ادراکات و حواس اور مدبر بدن ہے۔ عالم کبیر میں سات ستارے ہیں جنسے بہت سے
احکام اور افعال وابستہ ہیں۔ اسی طرح انسان میں سات اعضائے رئیسہ ہیں۔
دماغ، دل، کبد[3]، ریہ[4]، مرارہ[5]، طحال[6]، آلۂ تناسل، یہ سب ایک ایک ستارہ کی
طرف منسوب ہیں۔ آسمان میں ایک حرکت وضعیہ ہے جو ہمیشہ رہتی ہے۔ اسی طرح
انسان میں ریاح، قراقر، جشاء[7] وغیرہ ہیں۔ جیسے کہ عالم میں زلزلہ ہے اسی صورت
سے انسان میں قشعریرہ[8] رعدہ وغیرہ ہیں۔ جس صورت سے عالم میں مینہ برستا ہے
اسی صورت سے انسان میں ادرار[9] و اسہال کی صفات موجود ہیں۔ جس طرح
عالم فلکی میں قلت بارش و یبوست ہے اسی صورت سے انسان میں دق
اور ذبلان وغیرہ ہے۔ اس طرف اگر رطوبات کا زور ہوتا ہے تو اس طرف
بھی استسقا[10] عارض ہوتا ہے۔ اسی طرح تمام صفات عالم بالا اس کے اندر موجود
ہیں جن کی تفصیل حکما نے کی ہے۔ اسی صورت میں وہ چیزیں جو قدرت الٰہی

[1] کیلوس غذا کا پہلا مرتبہ معدہ میں پکنا۔ [2] مبدا شروع ہونے کی جگہ۔ [3] جگر۔ [4] پھیپھڑا۔ [5] پتہ۔
[6] تلی۔ [7] ڈکار۔ [8] جھرجھری، پھریری۔ [9] ادرار خون یا پیشاب وغیرہ کا جاری ہونا۔ [10] جلندر۔

نے اس کو تفویض کی ہیں۔ وہ طاقتیں جو اس کو کام میں لانے کے لیے دی گئی ہیں
اگر کام میں لائی جائیں اور ان سے وہی نتائج پیدا ہو جائیں جو عالم علوی کی
بعض چیزوں سے ہوتے ہیں تو غالباً محل تعجب نہیں ہے۔ نہ اس کو دعوائی
غیب کہا جا سکتا ہے نہ علم غیب۔ تجربات پر غیب کا اطلاق ہی بیجا ہے۔ انسان
اگر ان طاقتوں سے جو اس کو دی گئی ہیں کام لے تو یقینی وہ اس کا مجاز ہے
مسمریزم جس کی بنا صرف خیال اور نظر پر ہے غیب نہیں ہے۔ اگرچہ بہت
سی ایسی باتیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں ہم کو اس کے ذریعہ سے
معلوم ہو جاتی ہیں۔ ہپناٹزم جو صرف خیال پر مبنی ہے اگرچہ ہم کو بہت سے
اسرار نہانی سے آگاہ کرتا ہے غیب نہیں۔ بہرصورت غیب دانی کی بحث
سے قطع نظر کے بعد جو سوال ہمارے لیے باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ علم نفس
جس کے معنی سانس کے ہیں کیونکر ہم کو بہت سے اسرار پوشیدہ سے آگاہ کر دیتا
ہے۔ اور کیونکر اس کو صحیح مانا جا سکتا ہے بظاہر نہایت اہم سوال ہے مگر
اس کے متعدد جوابات ہیں۔

(۱) یہ کہ قدیم حکمائے ہند کے متعدد تجربوں کے بعد اب یہ اس قدر مستند
اور مضبوط ہو چکا ہے کہ اب اس کے لئے استدلال کی چنداں ضرورت نہیں ہے
مسلمات[1] کے لئے دلائل و براہین[2] سے کام لینا نہ صرف وقت کا ضائع کرنا
بلکہ حماقت و نادانی کی حد تک پہونچتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ آگ جلا دیتی ہے
پانی بہا دیتا ہے۔ متعدد تجربوں اور پیہم آزمائشوں نے اس بات کو ثابت کر دیا

[1] جو باتیں مان لی گئی ہیں۔ [2] برہان کی جمع دلیل۔ دلیلیں۔

ہے۔ اگر آج کوئی اسکی دلیل طلب کرے تو یقینی وہ دیوانہ ہے البتہ یہ کہی جاتی
ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اسکے لئے یہی جواب کافی ہے کہ عالم اجسام میں ایک دو
نہیں بلکہ لاکھوں ایسی چیزیں ہیں جن کے خواص و فوائد مسلم ہیں مگر کوئی بڑے
سے بڑا ذی فہم بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ہر ایک کو سر تسلیم
خم کرنا پڑتا ہے اور کچھ کہتے سُنتے نہیں بن پڑتا۔ بہت سی چیزوں میں تو پہلے
ہی سے لَا اَدْرِی ۱؎ کی صدائے بیچارگی بلند کرنی پڑتی ہے اور بہت سی
چیزوں میں دو چار دلائل قائم کرنے کے بعد مجبوراً لاعلمی کی طرف پھر آنا پڑتا
ہے۔ سب جانتے ہیں کہ زہر مار ڈالتا ہے مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ کیوں ایسا
ہوتا ہے تو اول میں دو چار جواب دیے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض زہروں کے
اجزا ایسے ہیں کہ وہ اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزی کو فنا کر دیتے ہیں
مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ آخر برودت کا یہ فعل کیوں ہے تو خاموشی کے سوا
جواب نہیں سب سے آخری جواب لاعلمی کا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
انسان کا علم ہمیشہ نامکمل رہتا ہے اور وہ طلب علم میں ہمیشہ آگے بڑھنے
کا ضرورت مند ٹھہرتا ہے۔

بہت سی دوائیں ایسی ہیں جو کسی مرض کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ
اُن میں ظاہراً کوئی جزا ایسا نہیں ہے جس کے متعلق کہا جاسکے کہ وہ اس
مرض کے لئے مفید ہے مگر ان کا فائدہ معائنہ و مشاہدہ سے اتنا مسلم ہو چکا
ہے کہ اب چون و چرا کی نہ گنجائش ہے اور نہ تحقیق کی ضرورت ہے اسی لئے

۱؎ میں نہیں جانتا۔

ان کو بلاخاصہ قرار دیا گیا ہے اور خاموشی اختیار کر لی گئی ہے۔ نہ صرف دوائیں
بلکہ ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن پر کسی سبب کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا اور
اس میں خلاف عقل خواص موجود ہیں۔ مشاہدہ اور معائنہ ان کے لئے
دلیل کافی ہے۔ بالکل یہی حالت علم نفس کی ہے۔

(۲) انسان کو جن عناصر چہار گانہ یا پنجگانہ سے مرکب بتایا جاتا ہے
انھیں عناصر سے سانس کو بھی متعلق ہونا چاہیئے۔ چنانچہ تجربہ کاروں نے
اسکو ہر عنصر سے متعلق کیا ہے۔ ہر عنصر ایک ستارہ سے متعلق ہے۔ لہذا
نتیجہ نکلا کہ سانس ستاروں سے متعلق ہے۔ ہر ستارہ ایک فعل رکھتا ہے۔
اسی لئے سانس سے یہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس خصوص
میں مطلق تعجب کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

(۳) حیات انسانی کا دار و مدار سانس پر ہے۔ رواں نفس کا نام
زندگی اور اُسکے بند ہونے کا نام موت ہے۔ پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا
کہ وہ چیز جس پر انحصار زیست و مرگ ہے وہ بجائے خود ایک عجیب و
غریب شئے کیوں نہ ہو۔ یہ اور بات ہے کہ ہماری ہی ناقص و نامکمل عقل
اس گتھی کو نہ سلجھا سکے کہ اس میں کیا کیا خواص موجود ہیں۔ مگر جہاں تک
تجربات نے راہ بتائی ہے وہاں تک نہ جانا، کفران نعمت سے کم نہیں۔

(۴) دنیا کب پیدا ہوئی کیونکر پیدا ہوئی اسکو وہی حضرات بیان
کریں گے جو تاریخی نقطۂ نظر سے ہستی عالم پر نگاہ دوڑائیں گے۔ مگر میں
یہ کہتا ہوں کہ دُنیا جب پیدا ہوئی اس میں حرکت تھی کیونکہ اصل اصول

تمام اشیاء مادی کا حرکت پر انحصار ہے۔ بغیر حرکت کے نہ کوئی شئے ظاہر ہوتی ہے نہ کسی شئے سے کوئی شئے وجود میں آتی ہے۔ سانس بھی ایک حرکت ہے جو حالات ہستی میں ایک تغیر پیدا کرتا ہے۔ سانس کی حرکت ایک طرح نہیں اس میں تعدد و تلون ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ واقعات زندگی میں تغیر پیدا نہ ہو۔ دریا کا تموج کبھی بڑے جہازوں کو ڈبو دیتا اور کبھی کنارے پر سچی سیپیوں کے ڈھیر لگا کر موتی ڈھونڈھنے والوں کے دامن اُمید کو بھر دیتا ہے۔ کبھی ایک ڈوبی ہوئی چیز کو سطح آب پر لے آتا ہے اور کبھی سطح آب پر تیرنے والی چیز کو تہ میں لیجاتا ہے۔ ہوا کے تند جھونکے کبھی کبھی مضبوط عمارتوں کو گرا دیتے ہیں اور کبھی وہی بند کلیوں کو کھلا دیتے ہیں کہیں کشتیوں کو کنارے لگاتے ہیں اور کہیں گردابی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر وہ تموج انفاس جس سے ہماری کشتی زندگانی بہتی چلی جاتی ہے۔ اگر مظہر عجائب اور مظہر غرائب ہو تو اس میں تعجب کا مقام کیا ہے۔ اور ہے تو کیوں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ علم ایک خاص فرقہ میں محدود رہا۔ مگر اسکا محدود ہونا اسکی بنائے عظمت کو منہدم کرنیوالا کیونکر

جو مختصر مجموعہ پیش کیا جاتا ہے اس میں مختلف اقوال ملینگے۔ مگر کسی شئے میں اختلاف اُس کو ضعیف نہیں کرتا۔ (۱) بہت سی منزلیں ایسی ہیں جن کی راہیں مختلف ہیں۔ چلنے والے جلد یا بدیر منزل کو پہونچتے ہیں مگر پہونچتے ہیں۔ (۲) ایک ہی دوا کے مختلف تجربے ہوتے ہیں۔ کسی کو کسی صورت میں فائدہ پہونچتا ہے کسی کو کسی صورت سے مگر فائدہ ضرور پہونچتا ہے۔ ترکیبیں مختلف

ہوتی ہیں۔ مگر دوا ایک ہی ہوتی ہے۔

علم نفس مخصوص طریقہ سے فرقہ ہنود میں رہا ہے۔ وہ بھی جوگیوں اور گیانیوں میں۔ وہاں اسکے آخری مراتب اور درجوں سے کام لیا جاتا رہا ہے ابتدائی مراحل جو دنیاداروں کے کام آسکتے ہیں بالکل چھوڑ دیے گئے۔ مگر ہم نے مراتب پہلے وہ آسان طریقے جو سب کے کارآمد ہو سکتے ہیں بیان کئے ہیں۔ بعدہٗ چند وہ قواعد جو یوگ کے متعلق میں لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنھیں تارک الدنیا اور دنیادار سب کر سکتے ہیں۔ البتہ احتیاط شرط ہے۔ چونکہ جوگ کی قسمیں متعدد ہیں اور ہم کو اُنکے تعدد وغیرہ سے کوئی کام نہ تھا، مقصد اصلی ہی پیش نظر تھا۔ اسلئے جوگ کے متعلق مختلف عملیات کو ایک جگہ کر دیا ہے۔ اس یکجائی سے اصل عمل کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا نہ اسکے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اسکو اسکی جگہ سے علیحدہ کر دیا گیا۔ جسقدر اعمال لکھے ہیں اُن کے مختلف نام ہیں۔ مگر ہم نے ان کو فضول سمجھ کر حذف کر دیا اور صرف طریقہ عمل پر انحصار کیا ہے بہت سے عملیات ایسے ہیں جو خود ہمارے تجربہ میں آئے ہیں اور ان میں ہم نے کوئی فرق نہیں پایا۔ اُنکو نہایت صاف الفاظ میں اسی طریقہ سے درج کر دیا ہے۔

اگرچہ اس علم خاص کی کتابیں نہایت دشواری سے ملتی ہیں مگر پھر بھی نہایت کوشش کے ساتھ مندرجہ ذیل فراہم ہو سکی ہیں اور ان سب سے اس مختصر مجموعہ میں مدد لی گئی ہے۔

سرالاسرار] یہ مختلف ویدوں کا ترجمہ ہے جسے داراشکوہ نے معتبر اور
نہایت زبردست علمائے سنسکرت سے مدد لے کر سنہ ۱۰۶۷ھ میں بنارس
میں لکھا تھا ہمارے پاس یہ نسخہ قلمی تھا۔ ممکن ہے کہ کسی دوسری جگہ
چھپا ہو مگر ہمارے خیال اور تحقیق کی بموجب یہ ہنوز غیر مطبوع ہے۔

رسالہ دم قدم] یہ ایک چھوٹا سا مختصر رسالہ علم نفس کے بیان میں ہے۔
جس میں نہ مصنف کا نام ہے نہ سنہ تحریر ہے۔ نہایت قدیم ہے۔
فارسی زبان میں لکھا ہے قلمی اور یقینی غیر مطبوعہ ہے۔

ملخص داراشکوہی] یہ بھی فارسی کا ایک قلمی رسالہ ہے۔ اول میں
علم سر شاستر کے متعلق چند صفحات ہیں آخر میں شگون کے متعلق سکھونی
سکھدیوی سے انتخاب یا نقل کر کے کچھ اوراق لکھے ہیں یہ رسالہ
ناتمام ہے۔

کتاب ستی ورشن] اس کتاب کا کوئی نام نہیں لکھا صرف ایک
جگہ بطریق تذکرہ مصنف کا نام لکھا ہے سنہ تحریر کا کوئی پتہ نہیں چلتا مگر
بظاہر نہایت قدیم معلوم ہوتا ہے بہت سے احکام علم نفس کے متعلق اور
بہت سے اعمال جوگ اسمیں مندرج ہیں۔ قلمی زبان فارسی ہے۔

مرآۃ الخیال شیر خاں افغان] دراصل یہ ایک تذکرہ شعرائے فارسی
ہے، جو آپ سے سو برس پہلے کلکتہ میں طبع ہوا تھا مگر مصنف نے
اس میں متعدد اور متفرق علوم و فنون کا جا بجا تذکرہ کیا ہے انھیں میں
علم نفس بھی ہے جسکا ایک مختصر جامع تذکرہ اس میں موجود ہے۔

آئین اکبری] ابوالفضل وزیر شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی مشہور
و معروف تصنیف ہے اس میں اہل ہند کے علوم کا جہاں ذکر کیا ہے
وہیں سر شاستر کے نام سے بھی ایک عنوان قائم کر کے ایک مجمل اور
جامع بیان اس علم کا دیا گیا ہے۔ مطبوعہ ہے۔

گیان سرودھ] یہ ہندی کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو بھاشا
زبان میں اسی علم کے متعلق لکھی گئی ہے۔ میں نے اس کو اول سے
آخر تک سنا اور بعض باتیں اس میں سے بھی اخذ کیں بعض جگہ میرے
لکھے ہوئے اور اس کے مصنف کے بیان میں فرق تھا۔ مگر تحقیقات
مندرجہ بالا کو اس سے زیادہ مستند سمجھا گیا اور لکھے ہوئے مسائل
کے بدلنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

بھگتی ساگر] یہ ایک بھاشا کی مشہور کتاب ہے۔ بعض الفاظ کی
تحقیق اور بعض مطالب کے حل کے لئے اسکو بھی دکھایا گیا۔

آسن] آسنوں کے متعلق ہے۔ چونکہ ہماری کتاب میں بھی
بہت سی باتیں آسن کے متعلق ہیں لہذا بعض جگہ اس سے مدد لی گئی
ہے۔ اس کوشش پر بھی ہم اپنی تحقیق پر رموز شاستر کا انحصار نہیں
کرتے ممکن ہے کہ اور بہت سے اسرار ہوں۔

عبدالباری آسی

علم انفاس کی عدم اشاعت

بہت سے ایسے علوم و فنون جو آج تاریکی کے پردہ میں ہیں یا جن کو لوگ جانتے ہیں تو صرف برائے نام جانتے ہیں۔ کسی زمانہ میں اپنے موجدوں کیلئے باعث صد فخر و ناز رہ چکے ہیں اور انکی اسقدر حفاظت کی گئی ہے کہ نامحرموں کو انکی ہوا تک نہیں لگنے دی۔ اس لئے متاخرین نے انکو اسرار مکتومہ[1] میں شمار کیا۔ اور اس کتمان[2] و خفا کا یہانتک اثر پھیلا کہ وہ معدوم کی سرحد تک پہونچ گئے۔ یہ حالت اور یہ صورت ہر قوم اور ہر ملک میں عام رہی ہے۔ مگر خصوصیت سے اہل ہند کے یہاں اس بخل سے بہت ہی برے نتیجے مترتب ہوئے۔ سینکڑوں فنون اور بیسیوں علوم پوشیدہ ہوتے ہوتے فنا ہو گئے۔ اور جو فنا نہیں ہوئے وہ سرحد ......فنا سے بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اسوقت جو ہمارا موضوع ہے اور جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک ایسا ہی ہے۔

سُرشاستر

یہ نہایت ہی عجیب و غریب علم ہے۔ اسکی بنا صرف سانس پر ہے یعنی نتھنوں کے ذریعہ سے انسان جو سانس لیتا ہے۔ اس سے نجوم کی طرح احکام لگائے جاتے ہیں اور حالات آئندہ کا ان سے پتہ چلتا ہے

[1] چھپے ہوئے بھید۔ [2] چھپانا، چھپنا۔

یہ ظاہر ہے کہ موجد و مخترع نے اس علم کی بنائے اول صرف تجربات پر رکھی ہوگی۔ مگر یہ پتہ لگانا کہ اول اول......کون اسکا موجد ہوا آج ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ پھر بھی تمامتر کوشش صرف کرنے کے بعد جہانتک سراغ لگایا گیا ہے یہی ہے کہ یہ علم قدیم باشندگان ہند کی ایجاد ہے۔ ہندوستان کی قدیم اور مایۂ ناز کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ اس علم کے تمام راز اپنی زبان سے مہادیو جی نے اپنی اردھنگنی پاربتی جی پر ظاہر کئے اور مہادیو جی ہی نے اسکو اختراع فرمایا۔ پاربتی جی کی زبان سے اس کے کچھ راز منتشر ہو کر دوسرے فرقوں میں پہونچے مگر پھر بھی اسکو اسقدر چھپایا گیا کہ گیان دھیان ہی اسکا مصرف رہا۔ اور اسی لئے صرف جوگیوں کے فرقہ تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اور دوسرے ضرورتمند اس کے فوائد سے محروم یا بقرار پائے۔ تارک الدنیا جوگیوں سے اسکی اشاعت کی امید بیکار تھی۔ ان کی تجرد پسندی نے دوسروں کے کانوں تک اسکی بھنک بھی نہ پہونچنے دی۔ ہاں خود اسکے ذریعہ سے محنت شاقہ کر کے وہ فوائد اٹھائے کہ آخرکار وہ خدا رسیدہ ہو گئے۔ اسی علم کی بدولت پرانایام وغیرہ کا ظہور ہوا اور اسی کی وجہ سے عمر طبعی میں اتنے لمبے اضافہ ہوئے کہ بڑے بڑے معمر لوگ آج بھی پہاڑوں کی کھوہوں اور غاروں میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ہوا کھا رہے ہیں۔ جیسے ان کے جسم جوانی کے زمانہ میں تھے آج بھی ویسے ہی ہیں نہ ابتک انہیں کوئی تغیر رونما ہوا اور نہ آئندہ مدتوں تک کے لیے اندیشہ ہے......

حفاظت اور اخفا نے یہ اثر ضرور کیا کہ بہت سے اہل دل اسکے فوائد عظیمہ سے
محروم رہے۔ اور خود بھی یہ علم نسیاً منسیاً ہو گیا۔

شیر خان افغان اپنی مایۂ ناز تصنیف مراۃ الخیال میں لکھتا ہے "کہ ایں علم[1] از
سراپردہ مخفیات حکمائے ہنداست کہ ستر آں را از نامحرماں یعنی ارباب فضول
واجب دانند۔" کیا اچھا ہوتا کہ اسکے معمولی فائدے ہوا میں اڑنا، پانی پر
چلنا، امراض جسمانی کا بغیر کسی دوا کے علاج کرنا، بغیر نجوم جفر۔ رمل وغیرہ کے
ہونیوالی باتوں پر حکم لگانا، اگر عوام کو نہیں تو کم از کم خواص کو تو پہونچتے مگر ایک قدر خاص
میں محدود ہو جانے سے یہ کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ اصل علم ہی قریب قریب معدوم ہو گیا۔

اہل اسلام تو اسلئے ہمیشہ اس سے بے خبر رہے کہ انکے یہاں کسی صورت
سے کوئی غیب کی خبر بیان کرنا قیامت تک کیلئے حرام قطعی ہے۔ اس لئے
انھوں نے کبھی اس قسم کی باتوں کیطرف اول تو خود ہی توجہ نہ کی۔ دوسرے
اگر انکو کبھی خیال ہوا بھی تو اپنی دسترس سے باہر پاکر مجبور ہو گئے۔ اور
ہمیشہ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انھیں کی طرح انکے
ہندو بھائی بھی اس سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کا ذکر بعض بعض کتب میں پایا جاتا ہے
مگر وہ ذکر الشاذ کالمعدوم[2] سے زیادہ نہیں ہے۔ نہ کہیں پورا بیان ہے۔ نہ
پورا حال ہے۔ اول تو ایسی کتابیں ہی نہیں اور ہیں تو ایسی کہ ایک

---

[1] یہ علم ہندوستان کے حکماء کے بھیدوں میں سے ہے کہ اسکا چھپانا نامحرموں سے
ضروری جانتے ہیں۔ [2] شاذ بات عدم موجود کی طرح ہوتی ہے۔

صاحب نظر کا ذوق طلب ہمیشہ تشنہ رہتا ہے۔ اور اپنی خواہش کے مطابق
وہ کبھی اُن سے سیراب نہیں ہو سکتا۔ یہ سرمایہ جس کی کوئی اصل نہیں ہے
اگر ملتا ہے تو دوسری زبانوں میں ملتا ہے اُردو لٹریچر میں غالباً کوئی اس
قسم کی کتاب موجود نہیں ہے۔ اسی کمی کی بنا پر ہمکو مدت سے یہ خیال تھا
کہ قدیم لٹریچر سے ایسی کتابیں جمع کر کے ایک مختصر کتاب اُردو میں
لکھی جائے۔ مگر یہ تمنا کچھ آسان نہ تھی۔ اپنی عدیم الفرصتی۔ کتابوں کی کمیابی
وغیرہ اس ارادہ کی تکمیل میں سد راہ رہی مگر پھر بھی طلب صادق نے کام کیا اور بہ مشکل
پانچ سات قلمی نسخے اس فن خاص کے جمع کر کے اور دوسری معتبر کتابوں اور معتبر ذرائع
سے مدد لیکر یہ مجموعہ مرتب کیا۔ علم کی کساد بازاری ہمت پست کرتی ہے مگر پھر بھی
اہل ذوق سے یہ اُمید نہیں کہ وہ ایسے علم سے جو حکمائے مشرق کے کمالات کی
بنا رہا ہے کم توجہی کریں گے۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے تمام و کمال طریقہ سے اس کثیر الفوائد علم کے
اصول و آئین بیان کر دیے ہیں نہ صرف بے دلیل بلکہ حماقت ہو گا ہاں اس
آرزو کی گنجائش موجود ہے کہ زبان اُردو میں یہ پہلی ہی کوشش اگر
نظر استحسان سے نہ دیکھی جائے تو عدم توجہی کی بھی مستحق نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے۔ ہمارے موضوع کے ماخذ کیلئے اس وقت
متعدد قلمی نسخے موجود ہیں مگر علی الخصوص ایک قدیم قلمی نسخہ ہے جو
اس علم کے رموز میں نہایت وضاحت سے زبان فارسی میں لکھا گیا
ہے اور جس میں یوگ کے وہ اصول جو اس علم سے متعلق ہیں نہایت

خوبی سے بیان کئے ہیں۔ یا بعض ایسی کتابیں جن میں جستہ جستہ ضمناً
کہیں ذکر آ گیا ہے۔

آغاز مقاصد

خدائے تعالےٰ نے کلجگ کے زمانہ میں انسان کی عمر ایک سو بیس[۱] برس
اور پانچ روز کی مقرر کی ہے اور ہر دن رات میں ہر انسان کی اکیس ہزار چھ سو
سانسیں چلتی ہیں اور ہر ساعت میں نو سو اور ہر گھڑی میں تین سو ساٹھ
اور ہر پل میں چھ۔ اگر آدمی اپنی سانسوں کو اپنے قبضۂ اختیار میں رکھے تو
وہ اپنی عمر طبعی کو پہونچ سکتا ہے یعنی اگر وہ صرف اسی قدر انفاس صرف
کرے جسقدر لکھے گئے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنی عمر طبعی کو نہ پہونچ جائے۔

ناک سے سانس تین طریقہ پر چلتی ہے۔

۱۔ اُلٹے نتھنے سے اسکو چاند سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اڈا (بکسر ہمزہ و دال ہندی و الف) یا چندر ناڑی کہتے ہیں۔

۲۔ سانس سیدھے نتھنے سے چلتی ہے اسکو سورج سے منسوب کرتے ہیں اور پنگلا (بکسر پائے فارسی و نون خفی و فتح کاف فارسی و لام و الف) یا سورج ناڑی کہتے ہیں۔

۳۔ یہ کہ سانس دونوں نتھنوں سے ساتھ ساتھ چلے۔ اس کو سکھنا (بضم سین و سکون کاف و ہائے خفی و فتح میم و نون و الف) اور سکھمنا ناڑی بھی

[۱] پوری عمر جسکی میعاد سو برس اور بعض کے نزدیک ایک سو بیس برس ہے۔

کہتے ہیں اور اسکو صاد ویہ سے نامزد کرتے ہیں۔

جو لوگ افزونی روانی اور برابری کا حال معلوم کرتے ہیں تو اسطرح
کہ نتھنے کے نیچے اپنے ہاتھ کا انگوٹھا رکھتے ہیں۔ اکثر پہلی قسم کی روانی
ڈھائی گھڑی ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم کی اتنی دیر کہ چھبیس مرتبہ حرف
گرکھ کہ سکے (بضم کاف فارسی) پروا[۱] سے تیھ تک چندر ناڑی (داہنی) سانس
چلتی ہے۔ اسکے بعد اسی قدر سورج ناڑی (سیدھی) چلتی ہے۔ اور اسی
طرح آخر ماہ تک یہ صورت رہتی ہے۔ بعض لوگ اس حساب کو ہفتہ پر
منقسم کرتے ہیں۔ ہفتہ۔ اتوار۔ منگل۔ جمعرات سورج ناڑی سے شروع
ہوتا ہے۔ پیر۔ بدھ۔ جمعہ چندر ناڑی سے شروع ہوتا ہے۔ بعض
تجربہ کاروں نے اس حساب کو بروج کے اوپر محمول کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ
آفتاب جب تک برج حمل میں رہتا ہے تو ابتدا سورج ناڑی سے ہوتی
ہے۔ اور ثور میں ہونے پر چندر ناڑی سے اور اسی طرح آخر سال تک یہ
حساب رہتا ہے۔ بعض لوگ چاند کے بروج میں رہنے پر اس حساب
کو منقسم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر فرقہ کا خیال ہے کہ قرارداد کے خلاف
سانس چلنے سے انسان پر ثمرات بد مترتب ہوتے ہیں۔

جو سانس کہ سیدھے نتھنے سے غلبہ کے ساتھ جاری رہتا ہے اسکو
شمسی اور مذکر اور بائیں سانس کو قمری و مؤنث قرار دیا گیا ہے۔ لہذا جو
سانس کہ سیدھے نتھنے سے چلے اسکی خاصیت گرم ہوگی اور وہ جسم میں

[۱] پروا ہر مہینے میں دو ہوتی ہیں۔ ایک ۱۴۔ ۱۵ کو دوسری ۲۸۔ ۲۹ تاریخ کو۔

گرمی پیدا کرے گا کیونکہ سورج کا مزاج گرم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے مرد کے مزاج کو گرم مانا ہے۔ اور جو سانس کہ اُلٹے نتھنے سے چلے وہ سرد ہے اور اس سے بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ چاند کا مزاج سرد ہے اور اسی وجہ سے عورتوں کا مزاج سرد قرار دیا گیا ہے۔

جو سانس کہ زمین یعنی پستی کی طرف جاری ہو وہ زیادہ سے زیادہ طول میں اُسی شخص کے بارہ انگل کے موافق ہوگا۔ اُسکو عنصر خاک کی طرف منسوب کیا ہے اور اُس کا رنگ زرد قرار دیا گیا ہے۔ اور جو سانس کہ مستوی طریق پر جاری ہو اُسکا طول انتہائی دو انگل ہوتا ہے۔ اُسکو آب سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس کہ بہت تیز چلے اُسکی روانی کی منتہا چار انگل ہوگی اُسکو آگ سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سُرخ قرار دیا ہے۔ اسی طرح جو سانس کہ ٹیڑھا اور بے راہ ہو کر چلے اُسکی انتہا سات انگل ہوگی اس کو ہوا سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سبز قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس باطن یعنی اندر کی طرف چلے اُسکو آکاس سے منسوب کرتے ہیں اور اُسکا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ ان سب کے ثمرات اور خواص علیحدہ علیحدہ قرار دیے ہیں۔

علامات

خاکی اور **آبی** سانس کا چلنا فراخی نعمت اور خوشی اور نرخ کی ارزانی کی دلیل ہے۔

آتشی کا جاری رہنا دل تنگی اور بیماری اور غم و اندیشہ پیدا کرتا ہے۔
بادی سانس کی روانی کا سوئے خراب ہونے اور نامرادی اور بدنصیبی کا پتہ دیتی ہے۔

سانسوں کا تعلق دنوں سے ہے

حکماء نے بیان کیا ہے کہ سانس کا تعلق دنوں سے ہے چنانچہ ہفتہ اتوار منگل اور جمعرات کا دن سیدھے دم سے متعلق ہے اور دوشنبہ بدھ جمعہ اُلٹے دم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی واسطے تجربہ کاروں نے یہ کلیہ مقرر کیا ہے کہ صبح کو جب سو کر اُٹھے تو دیکھے کہ کونسا دم چل رہا ہے اگر سانس دن کے موافق ہو تو پہلے جو قدم زمین پر رکھے وہ اسی طرف کا ہو جدھر کا نتھنا چل رہا ہے۔ اس صورت پر عمل کرنے سے تمام دن بخیر و عافیت گزر جائیگا اور اس میں ساعت سعید دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر چونکہ مکروہات اور آلام و مصائب بھی انسان ہی سے وابستہ ہیں اسی لئے سانس اکثر دن کے موافق نہیں ہوتا...... اگر تین چار روز تک موافقت رہے تو قطعی طور پر کسی خوشی کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ اگر معاملہ برعکس ہو تو کسی آفت ناگہانی یا کسی رنج کا اُمیدوار رہنا چاہیئے۔ چنانچہ اگر چار یا پانچ روز تک دن اور سانس میں موافقت نہ ہو تو اس شخص پر ضرور کوئی آفت آئے گی یا بیمار ہو جائے گا۔ یا کوئی چیز گم ہو جائے گی۔ یا کہیں سے کوئی بُری خبر آئے گی غرضکہ نجات محال ہے۔

اگر کسی شخص کے دونوں نتھنے تین چار روز تک بند رہنے کے بعد

ایکا ایکی...... ساتھ ساتھ جاری ہو جائیں تو بہت بُرے ہیں۔ بلکہ بعض نے اسکو موت کی علامت کہا ہے اور موت بھی ایسی کہ جو رنگ مفاجات سے مشابہ ہوگی یعنی اُسی ہفتہ میں یہ شخص مرجائیگا۔ یا اُسی روز مرجائیگا۔

قاعدہ دونوں دم اُسوقت جمع ہو کر چلنے لگتے ہیں جس جگہ کوئی خوف ہو یا حالت جماع میں یا دوڑنے میں یا کسی بلند جگہ پر چڑھنے میں یا اسی کے مشابہ حالتوں میں۔ ایسی صورت میں سکھمنا کے احکام نہیں لگائے جا سکتے۔ کیونکہ یہ سب حالتیں عارضی ہیں۔ اور کسی سبب سے وابستہ ہیں۔ البتہ جب بغیر کسی سبب کے دونوں نتھنے جاری ہوں تو سانس کو کھینچے اور تھوڑی دیر تک روکے رہے جب چھوڑے تو دیکھے کہ غالب رفتار کس کی ہے۔ اگر دم شمسی غالب ہو تو بُرا ہے اور سائل کو بُرا جواب دینا چاہیے اور اگر قمری رفتار غالب ہے تو بہتر سمجھنا چاہیے۔

سانسوں کے خلاف معمول چلنے سے مندرجۂ ذیل نقصانات عائد ہوتے ہیں

اگر دو یا تین روز تک خلاف معمول[1] چلے تو شورش اور لڑائی کا اندیشہ ہے۔ اور اگر دس روز تک خلاف معمول چلے تو عورت کو کوئی نقصان پہنچیگا۔ اگر پندرہ روز تک چلے تو کوئی بڑی بیماری اُٹھانی پڑے گی۔ اگر ایک ماہ تک چلے تو اسکا بھائی مرجائے گا۔ اگر ایک رات دن سورج ناری کی (فرض)

[1] معمول یہ ہے کہ روزانہ ایک شخص کا نتھنا سیدھا چلتا ہے اور کبھی اُلٹا۔ اگر اسکے خلاف چلے تو خلاف معمول مانا جائے گا۔

رہے تو ایک سال کے بعد اُسکا پیمانۂ ہستی لبریز ہو جائے گا۔ اور اگر دو روز تک چلے تو دو برس کے بعد اور اگر تین روز تک چلے تو تین برس بعد اسی طرح دنوں کے شمار پر برسوں کا قیاس کیا جائے گا اور اتنے ہی سالوں کے بعد اُس شخص کو سفر آخرت پیش آئے گا۔ اور ایک ماہ تک برابر شمسی سانس چلتی رہے تو اسکے ایک ماہ کے بعد وہ شخص مرجائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا صرف سیدھا نتھنا ایک شبانہ روز برابر چلتا رہے تو اسکی موت کے تین برس، اور اگر دو شبانہ روز چلے تو ایک سال، تین شبانہ روز چلے تو نو مہینے، پانچ شبانہ روز چلے تو چالیس روز، دس شبانہ روز چلے تو ایک ماہ، پندرہ شبانہ روز چلے تو دو ہفتہ، ایک ماہ چلے تو ایک روز باقی ہے۔

اسی صورت سے قمری یعنی چندر ناری کے متعلق لکھا ہے کہ اگر خلاف معمول ایک شبانہ روز چلے تو وہ شخص ایک سال کے بعد بیمار ہوگا۔ اسی حساب سے سالوں کا شمار کیا جاوے گا۔ اگر ایک ماہ تک متواتر شبانہ روز چلے تو مال تلف ہوگا۔

خلاف معمول سانس

بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر سیدھا نتھنا ایک دن رات چلے تو اس کا نتیجہ بُرا ہوگا اور اگر دو رات دن چلے اور کسی وقت نہ بدلے تو یہ کمی عمر کی دلیل ہے۔ اگر پانچ شبانہ روز چلے تو اُسکی عمر کے تین سال باقی ہیں۔

اور اگر دس روز متواتر چلے تو ایک سال باقی ہے۔ اور اگر بیس روز تک متواتر چلے تو چھ مہینہ باقی ہیں۔ اگر پچیس روز برابر چلے تو سولہ روز اور اگر اٹھائیس روز چلے تو گیارہ روز باقی ہیں۔ اگر انتیس رات دن چلے تو دس روز باقی ہیں۔ اور اگر تیس روز متواتر چلے تب بھی دس بارہ روز باقی ہیں۔

بہر صورت سیدھے نتھنے کے پے در پے چلنے سے عمر پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ اگرچہ بیانات میں محققین نے اختلاف کیا ہے۔ مگر اصول میں سب متفق الرائے ہیں۔

اگر دونوں نتھنے یعنی سکھنا متواتر دس شبانہ روز چلے تو موت قریب ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا تحویل[1] آفتاب میں ہو۔ اگر اس مدت تک چلے تو پریشانی دل اور بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح تحویل آفتاب سے تیرہ روز تک چندر ناری سانس چلے تو یہ بیماریوں کا نشان ہے۔

اگر آفتاب برج عقرب میں ہو اور پانچ روز اُلٹا نتھنا چلے تو سترہ برس عمر کے باقی ہیں اور اگر برج سنبلہ میں ہو تو پندرہ برس۔

اکثر مرتاضوں کا مقولہ ہے کہ اگر آفتاب نکلنے کے وقت سورج ناری ہو یا چندر ناری مگر غروب کے وقت اُس کے برعکس ہو تو بہت بہتری کی علامت ہے اور اُس کے خلاف پریشانی اور پشیمانی کا پیش خیمہ ہے۔ اور اگر چار گھڑی بعد چندر ناری بدل جائے تو بھی بہت اچھا نشان ہے۔

---

[1] یعنی بڑھنا اور پھرنا سورج کا دوسرے برج میں۔

سانسوں کی روانی کے مطابق کاموں کی اجمالی کیفیت

دم شمسی کے جاری ہونے کے وقت وہ امور جنہیں اپنا غلبہ منظور ہو شروع کرنا بہتر ہیں۔ مثلاً کسی کو مارنا۔ یا فریب دینا۔ زبان بندی کرنا۔ یا تسخیر اور عداوت اور مردوں یا عورتوں کو مضطرب کرنے کے عمل کرنا۔ یا دلوں پر قبضہ و تصرف کرنا۔ کسی کے ساتھ لڑنا۔ جوا کھیلنا۔ چوسر اور شطرنج کھیلنا۔ غسل کرنا۔ کھانا کھانا۔ مباشرت کرنا۔ خرید و فروخت کرنا۔ کسی پر اپنا رعب جمانا۔ فریق مخالف پر حملہ کر کے اُنکی شکست کی اُمید رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

دم قمری یعنی چندر ناری کے وقت۔ کسی سے طلب محبت۔ ادویہ مقوی کا استعمال۔ کیمیا وغیرہ کے عمل یا سناری کا کام۔ مراقبہ عبادت۔ تصفیہ قلب کی کوشش۔ سفر کرنا۔ خیرات کرنا۔ عقد کرنا۔ نیا کپڑا پہننا۔ یا نیا زیور پہننا۔ دشمنوں سے صلح کرنا۔ نئے گھر میں آنا۔ اور اسی قسم کے کام بہت مناسب ہیں۔ اسی وجہ سے ان امور کے متعلق اگر کوئی شخص نفس قمری کے جاری ہونے کے وقت سوال کرے تو انجام اچھا ہوگا۔ اُسکو بہتری کا جواب دینا چاہیئے۔

قاعدہ۔ بعض لوگوں کا مقولہ ہے کہ خواہ کوئی نتھنا جاری ہو شمسی ہو یا قمری۔ اُسی کے مطابق پاؤں پہلے اُٹھا کر کسی کام کے لئے جانا نہایت مبارک ہے۔ مثلاً بایاں نتھنا چلے تو پہلے بایاں قدم اُٹھائے اور سیدھا چلے تو پہلے سیدھا اُٹھائے۔

چپ و راست سانسوں کے متعلق کاموں کی تفصیل

جو شخص یہ عادت ڈالے کہ سوتے وقت اُس کی سانس اُلٹی چلتی رہے تو وہ ہمیشہ آرام و آسائش سے رہے گا۔ اسی طرح اگر اُلٹی سانس کے چلتے وقت پیشاب کیا کرے تو طبیب کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

جو کوئی کسی مقام متبرک کی زیارت کے لئے جائے تو اُسکو اندازہ کرنا چاہئیے کہ کونسی سانس چلتی ہے۔ اگر اُلٹی ہو تو روانہ ہو جائے کیونکہ اسی حالت میں خدا سے اُمید ہے کہ اُسکی عبادت مقبول ہو گی اور گناہوں کی ناپاکی اُس کے دامن حال سے دور ہو جائے گی۔ اگر سیر و تفریح کے لئے جائے تب بھی اسی پر عمل کرے۔

اگر کوئی شخص کسی کو اپنا مرید کرے تب بھی مرشد کو یہ خیال کرنا چاہئیے کہ سانس اُلٹی رواں ہو۔ اگر اس صورت میں وہ مرید کرے گا تو مرید اُسکا تابع فرمان رہے گا۔ دوسری صورت میں معاملہ برعکس نظر آئے گا۔ تجارت کا آغاز بھی اسی وقت کرے ورنہ چند روز بعد تباہی اور بربادی کا سامنا ہوگا۔ اگر باغ لگانا چاہے یا کنواں بنوانا چاہے تو ایسے وقت میں بھی اُلٹی سانس کا خیال رکھے ورنہ بہت جلد کسی آفت ارضی و سماوی سے دوچار ہوگا۔

جو شخص سیدھے سانس کے وقت روپیہ دفن کرے گا وہ گم ہو جائیگا یا نہ ملے گا۔ اگر اُلٹے نتھنے سے سانس جاری ہونے پر ایسا کرے گا برعکس

اس کے حفاظت سے رہے گا۔

کوئی عمارت سیدھی سانس کے وقت نہ بنانی چاہئیے ورنہ نقصان ہوگا۔ اسی طرح کسی عمارت میں رہنے کے لئے اُلٹی سانس کے وقت داخل ہونا بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس حالت میں برسوں بلکہ مدتوں تک اطمینان دلی کے ساتھ وہاں رہنا نصیب ہوگا۔

ذکر و اذکار و عبادات میں بھی یہی چاہئیے کہ سانس اُلٹی چلتی ہو۔ اس سے بہت جلد اپنی منزل مقصود پر فائز ہو جائے گا۔

زیور سیدھی سانس کے وقت خریدنا منحوس ہے۔ اس سے دولت کے روبزوال ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ اگر کوئی دُبلا آدمی یہ چاہے کہ میں فربہ ہو جاؤں تو وہ سیدھی سانس کے وقت دوا کھانا شروع کرے وہ جلد سے جلد قوی ہو جائے گا۔

اگر آرزو ہو کہ بچہ نرینہ پیدا ہو یا تمنا ہو کہ عورت کو حمل رہ جائے تو اس شخص کو مجامعت کرتے وقت خیال کرنا چاہئیے کہ سانس سیدھی طرف چلتی ہو اس صورت میں انشاء اللہ مراد پوری ہو جائیگی اول تو لڑکا پیدا ہوگا ورنہ حمل ضرور قائم ہو جائیگا۔ ہرگز قوت کم نہ ہوگی۔ دفع براز کے لئے بھی جانے کے واسطے یہی خیال رکھے۔ اس صورت میں ہمیشہ معدہ صحیح رہے گا۔

اگر کسی دشمن کے گھر جانے کی ضرورت ہو اور بغیر گئے کام نہ بنے تو اُسی وقت جائے جب سانس سیدھی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے

کہ دشمن کے فریب میں وہ نہ آئے گا۔ یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کرے گا۔

کسی سے قرض اگر لے تو اس حالت میں لے کہ سانس سیدھی چلتی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد تر ادا ہو جائے۔

جب شکار کو جائے تو ایسے ہی وقت جائے کہ سیدھی سانس چلے ایسی حالت میں خالی ہاتھ واپس نہ آئے گا، اُس کے نشانے خطا نہ ہونگے اور مشق بڑھے گی۔

قاعدہ - اگر بحث وغیرہ کے لئے جانا ہو یا کسی امیر کبیر تک پہونچنا اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا نتھنا چلتا ہو اُسی طرف مجلس میں جاکر بیٹھنا چاہیئے۔ اُس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پوری کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ - اگر کسی امیر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہیئے کہ اپنی سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم شمسی جاری ہے تو اس شخص کے نام کے اعداد نکالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا جفت ہیں اگر طاق ہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اُسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ - اگر زراعت۔ یا جنگ۔ یا جماع۔ یا حمام۔ یا ناخن ترشوانا۔ یا علاج کرنا۔ یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا۔ یا کسی ظالم کے سامنے جانا ہو تو بحالت اجرائے دم شمسی یہ سب کام اُسکے حسب منشا انجام پائیں گے۔

قاعدہ - جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو خیال کرے کہ کون سا نتھنا

چل رہا ہے اگر سیدھا ہو تو سیدھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر اُلٹا ہو تو اُلٹا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر سکھمنا ہو یعنی دونوں نتھنے ایک دم ساتھ چل رہے ہوں تو دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے۔

قاعدہ - اشغال شمسی جنکا ذکر اوپر ہو چکا شنبہ اور یکشنبہ اور سہ شنبہ اور پنجشنبہ کو کرنا چاہیئں۔ علیٰ ہذا القیاس تمام قمری کام جمعہ اور دوشنبہ کو شروع کرنا بہتر ہیں۔ اور اگر دونوں نتھنے مساوی چلتے ہوں تو اُس کے واسطے چہارشنبہ کا دن ہے۔ مگر اسکو تجربہ کاروں نے بُرا بتایا ہے۔

قاعدہ بحساب ساعاتؔ - ساعات کے لحاظ سے اور دنوں اور ستاروں اور برجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر غم و شادی کے مختلف حالات بتائے جاتے ہیں۔ اور شمسی و قمری دونوں کو پانچ حصوں پر منقسم کرتے ہیں۔ یعنی عناصر پنجگانہ میں سے ایک ایک سے نامزد کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈھائی گھڑی میں بیس پل بادی اور تیس پل آتشی اور بیس پل آبی۔ پانچ پل خاکی۔ دس پل آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم اسطرح قرار دیتے ہیں۔ پانچ پل اکاسی۔ دس بادی۔ پندرہ آتشی بیس آبی۔ پچیس خاکی۔ یہ سب مجموعہ سوا گھڑی ہوتا ہے۔ جب یہ گردش ختم ہوجاتی ہے تو پھر خاکی۔ پھر آبی۔ بعدہ آتشی بادی اکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے۔

بعض کا یہ مقولہ ہے کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی اکاسی چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت سانس کے طرز و روش سے

ؔ ڈھائی گھڑی کو نجومی "ساعت" کہتے ہیں۔

کہ دشمن کے فریب میں وہ نہ آئے گا۔ یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کرے گا۔

کسی سے قرض اگر لے تو اس حالت میں لے کہ سانس سیدھی چلتی ہو کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد تر ادا ہو جائے۔

جب شکار کو جائے تو ایسے ہی وقت جائے کہ سیدھی سانس چلے ایسی حالت میں خالی ہاتھ واپس نہ آئے گا، اُس کے نشانے خطا نہ ہونگے اور مشق بڑھے گی۔

قاعدہ - اگر بحث وغیرہ کے لئے جانا ہو یا کسی امیر کبیر تک پہونچنا اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا نتھنا چلتا ہو اُسی طرف مجلس میں جا کر بیٹھنا چاہیئے۔ اُس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پوری کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ - اگر کسی امیر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہیئے کہ اپنی سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم شمسی جاری ہے تو اس شخص کے نام کے اعداد نکالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا جفت ہیں اگر طاق ہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اُسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ - اگر زراعت۔ یا جنگ۔ یا جماع۔ یا حمام۔ یا ناخن ترشوانا۔ یا علاج کرنا۔ یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا۔ یا کسی ظالم کے سامنے جانا ہو تو بحالت اجرائے دم شمسی یہ سب کام اُسکے حسب منشا انجام پائیں گے۔

قاعدہ - جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو خیال کرے کہ کون سا نتھنا

چل رہا ہے اگر سیدھا ہو تو سیدھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر اُلٹا ہو تو اُلٹا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر سکھنا ہو یعنی دونوں نتھنے ایک دم ساتھ چل رہے ہوں تو دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے۔

قاعدہ - اشغال شمسی جنکا ذکر اوپر ہو چکا شنبہ اور سہ شنبہ اور یکشنبہ اور پنجشنبہ کو کرنا چاہیئیں۔ علی ہذا القیاس تمام قمری کام جمعہ اور دوشنبہ کو شروع کرنا بہتر ہیں۔ اور اگر دونوں نتھنے مساوی چلتے ہوں تو اُس کے واسطے چہارشنبہ کا دن ہے۔ مگر اسکو تجربہ کاروں نے بُرا بتایا ہے۔

قاعدہ بحساب ساعات[1] - ساعات کے لحاظ سے اور دنوں اور ستاروں اور برجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر غم و شادی کے مختلف حالات بتائے جاتے ہیں۔ اور شمسی و قمری دونوں کو پانچ حصوں پر منقسم کرتے ہیں۔ یعنی عناصر پنجگانہ میں سے ایک ایک سے نامزد کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈھائی گھڑی میں بیس پل بادی اور تیس پل آتشی اور بیس پل آبی۔ پانچ پل خاکی۔ دس پل آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم اسطرح قرار دیتے ہیں۔ پانچ پل اکاسی۔ دس بادی۔ پندرہ آتشی بیس آبی۔ پچیس خاکی۔ یہ سب مجموعہ سوا گھڑی ہوتا ہے۔ جب یہ گردش ختم ہو جاتی ہے تو پھر خاکی۔ پھر آبی۔ بعدہ آتشی بادی اکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے۔

بعض کا یہ مقولہ ہے کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی اکاسی چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت سانس کے طرز و روش سے

---

[1] ڈھائی گھڑی کو نجومی ساعت کہتے ہیں۔

ہو سکتی ہے۔ اس طرح کہ اگر سانس بلندی کی طرف چلے تو وہ آتشی ہے۔ اگر پھیل کر چلے اور چار انگل سے زائد نہ ہو تو وہ بادی ہے اور اگر نشیب کیطرف چلے اور بارہ انگل تک اس کی رفتار ہو وہ خاکی ہے۔ اور اگر رفتار نتھنے کے برابر ہو نہ اوپر کو محسوس ہو نہ نیچے کو نہ دائیں بائیں اور آٹھ انگل سے زیادہ اسکی رفتار نہ ہو تو وہ اکاسی ہے۔

بعض نے قیاس کی بنا پر سانسوں کی انواع کی شناخت کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ حالت آرام میں خاکی اور خواہش لذات اور سردی میں آبی۔ اور غیظ و غضب کے عالم میں اور جب کہ کسی نیک ارادہ پر بدی غالب ہو آتشی۔ اور کرب و اضطراب اور بے آرامی میں بادی۔ اور طاعت و عبادت کے غلبہ شوق اور دوسری باتوں سے دماغ کے معطل ہونے کے وقت میں سانس کو اکاسی[1] سمجھنا چاہیئے۔

بادی۔ آبی۔ آتشی۔ خاکی۔ اکاسی۔ سانس کی پہچان کے لئے حکماء نے یہ طریقہ بھی مقرر کیا ہے کہ اتوار کے روز اپنے ایک انگل کے موافق اور پیر سے ہفتہ کے دن تک سات انگل کے برابر کوئی سیدھی لکڑی لیکر ہموار زمین پر گاڑ دی جائے اور اسکے سایہ کو انگلیوں سے ناپ لیں جسقدر ہو اس پر بارہ کا اضافہ کرکے مجموعہ کو پانچ پر تقسیم کر دیں۔ اگر کچھ باقی نہ رہے تو سانس اکاسی سمجھیں اور ایک رہے تو بادی اور دو رہیں تو آتشی اور تین رہیں تو آبی اور چار رہیں تو خاکی جانیں اس کے پہچاننے کے لئے تجربہ کرنے والوں نے

---

[1] اکاس یعنی خلاء اور وہ خلاء جو درمیان آسمان زمین کے ہے حکمائے ہند کے نزدیک پانچواں عنصر ہے ۱۲

ایک یہ طریقہ بھی لکھا ہے کہ آدمی دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے سوراخ بند کرے اور دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی سے منھ بند کرے۔ اور درمیانی انگلیوں سے ناک کے دونوں نتھنے بند کرے اور دونوں سبابہ سے آنکھوں کے کوئے اور گوشے کھینچے اور اس جگہ پر نظر ڈالے جو دونوں بھوؤں کے درمیان ہے فوراً پیشانی پر ایک قطرہ عرق کا ظاہر ہوگا اگر وہ قطرہ جو گوشیا اور گھیلا ہو ہو تو سمجھیں کہ اسوقت دم خاکی چلتا ہے اور اگر آدھے چاند کی صورت کا ہو اور اس میں سفیدی کی جھلک بھی ہو اور خنکی اور سردی اس میں محسوس ہو تو اسکو آبی سمجھیں اور اگر سیاہ سخت ہو اور اس میں طرح طرح کے نقطہ ہوں تو بادی سمجھیں اور اگر تکونا نظر آئے اور نورانی ہو تو آتشی سمجھیں اور اگر کسی قسم کا قطرہ ظاہر نہ ہو تو اکاسی جانیں۔

قاعدہ۔ آبی اور خاکی سانس کے چلتے وقت جمالی کام کرنا مثلاً تعلیم خیرات پیر کا دیکھنا استاد کی زیارت کرنا۔ عبادت وغیرہ۔ شہر یا گھر میں داخل ہونا۔ یا نقل و تحویل کے کام۔ دوسری جگہ کا سفر خرید و فروخت زہروں کا علاج معالجہ۔ یا آسمانی نحوستوں کی تدبیر یعنی اپاؤ۔ دوستی کا عہد۔ کسی دوا یا گھاس کا جنگل سے حاصل کرنا۔ اعمال کیمیائی کرنا۔ یا جوگ کے اعمال وغیرہ کرنا بہتر ہیں۔ اور اسی طرح آتشی اور بادی سانس کی روانی میں جلالی کام مثلاً کسی سے جنگ کرنا کسی ولایت کا فتح کرنا۔ کھانا۔ مجامعت کرنا غسل کرنا قید خانہ میں بھیجنا۔ کسی کو کسی کام سے روکنا بعض کے عمل کرنا وغیرہ مناسب ہیں۔ مگر اکاسی سانس کے وقت کوئی کام نہ کرنا چاہیئے۔

قاعدہ - اگر کسی بڑے آدمی سے ملاقات کرے یا کسی سے کوئی نفع اٹھانا چاہے تو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ شخص اسطرف رہے جس طرف کا نتھنا چل رہا ہے - اور کسی قرضدار یا دشمن سے اگر سامنا ہو تو خود اسطرف رہنا چاہیئے جدھر کا نتھنا چلتا ہو - اسی طرح جب بلندی پر چڑھے اور سطح زمین کا سفر کرے تو چندر ناری سانس ہونا چاہیئے اور نشیب کی طرف یا پیچھے لوٹنے کیوقت سورج ناری -

قاعدہ - اگر سورج ناری سانس دو نوبت[1] تک جاری رہے تو کوئی چیز اس سے گم ہو جائے گی - اور اگر تین نوبت چلے تو کسی دوست سے کوئی صدمہ پہونچے گا - اور اگر چار نوبت چلے تو اپنے اعزا اقربا سے کوئی رنج ہوگا - پانچ نوبت چلنا بیماری کا نشان ہے - چھ نوبت یعنی بارہ گھڑی کسی دشمن کے غالب ہونے کا نشان ہے - سات نوبت چلنا عورت سے کوئی رنج پہونچنے پر دال ہے - اگر ایک شبانہ روز چلے تو نہایت بُرا ہے - دو شبانہ روز چلے تو موت کی نزدیکی کی دلیل ہے - اسی طرح اگر نفس قمری یعنی چندر ناری دو نوبت یعنی چار ساعت تک متواتر چلے تو یہ اچھی دلیل ہے تمام کام پورے ہونے کی اُمید کرنا چاہیئے - چار نوبت تک متواتر چلنے میں نئے خلعت پہننے کی اُمید ہے - سات نوبت چلنا خوشی اور شادمانی کی دلیل ہے - کوئی خوشخبری سُنے گا - اور اپنی قوم میں سردار بنے گا - اگر قمری میں کہیں کے سفر کا ارادہ ہو تو فوراً روانہ ہونا چاہیئے -

قاعدہ بحساب ساعات

اگر اُلٹی طرف سانس چار ساعت تک چلے تو فتوح غیب ہونے کی دلیل ہے اور اگر آٹھ ساعت تک جاری رہے تو کسی جگہ سے کوئی چیز ملے گی - اور اگر چودہ ساعت تک جاری رہے تو کسی خوشی کا پیش خیمہ ہے - اور ایک شبانہ روز متواتر چلے تو اپنی قوم اور جماعت میں سردار ہوگا - اسی طرح اگر سیدھی سانس چار ساعت چلے تو غیب سے کچھ امداد ہوگی اور اگر دو ساعت چلے تو دوستوں میں رنجش پیدا ہوگی - اگر تین ساعت تک جاری رہے تو اپنے اعزا و اقارب سے کوئی بُری خبر سُنے گا - اگر دس ساعت چلے تو بیمار ہوگا اگر بارہ ساعت تک چلے تو کوئی دشمن پیدا ہوگا اور اس سے کوئی نہ کوئی نقصان پہونچے گا اور فکر میں مبتلا ہوگا -

اگر سانس متواتر دونوں نتھنوں سے چلتی رہے تو دیوانہ ہو جانے کا خوف ہے -

قاعدہ - اگر کسی امیر یا بادشاہ کی ملازمت کا ارادہ ہو تو اُس کے نام کے حرفوں کے عدد ابجد کے قاعدہ سے نکال کر دیکھیے اگر جفت نکلیں تو بہتری کی دلیل ہے بحالت اجرائے نفس قمری - مگر دم شمسی میں اگر جفت ہوں تو بُرے ہیں اگر طاق ہوں تو بہتر ہیں -

قمری سانس شُکل پچھ[1] زائد النور یعنی اُسوقت تک کہ چاند بڑھتا ہوا ہے اپنا عمل کرتا ہے یعنی اُسکے اثرات قوی ہوتے ہیں - اور اس میں سے بھی

چھ روز شمسی نکل جاتے ہیں۔ یعنی چوتھ[1] سے چھٹ[2] تک اور دسمی[3] سے دوادسی[4] تک اس میں عمل نفس شمسی کا رہتا ہے۔ اور اسکے اثرات قوت کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اسی طرح شمسی سانس کا عمل کرشن پچھ[5] ناقص النور یعنی جن تاریخوں میں کہ چاند کا نور گھٹتا رہتا ہے اس میں سے بھی چھ روز قمری کے مستثنیٰ ہوجاتے ہیں۔ چوتھ سے چھٹ تک اور دسمی سے دوادسی تک یہ دن قمر کے ہیں باقی شمس کے۔

ہفتہ میں جمعہ دوشنبہ چارشنبہ پنجشنبہ اُلٹے تھنے یعنی قمری سے تعلق رکھتے ہیں اور شنبہ سہ شنبہ یکشنبہ شمسی سے متعلق ہیں۔

بالا یعنی اوپر کی طرف۔ چپ یعنی اُلٹی طرف۔ اور روبرو یعنی سامنے کی طرف قمری سانس سے منسوب ہیں۔ اور نیچے کی طرف اور پیچھے کی سمت اور سیدھی جانب شمسی سے متعلق ہیں۔

عناصر کے رنگوں کی پہچان

چونکہ سانس پر زندگی کا دارومدار ہے اسکا دیکھنا اور پہچاننا ہر شخص کے لئے بہت ضروری ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ جب ایک پہر رات رہے تو دوزانو بیٹھ کر دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر اسطرح رکھے کہ انگلیوں کا رخ

[1] چوتھ چوتھی تاریخ۔ [2] چھٹ چھٹی تاریخ۔ [3] دسمی دسویں تاریخ۔ [4] دوادسی بارہ تاریخ۔ [5] کرشن پچھ۔ اندھیرا پاکھ ۱۲

پیٹ کی طرف رہے اسکے بعد منفذ یعنی بیرکہ جہاں سے سانس کی آمد ورفت ہے نگاہ جمائے۔ چھ ماہ تک اس عمل سے عناصر کے اجسام پر جو راتدن سانسوں کی صورت میں آمد ورفت رکھتے ہیں اطلاع مہم پہونچے گی۔ اور آفتاب و ماہتاب اور سانسوں کے رنگوں اور سائلوں کے سوال کے اچھے بُرے کے متعلق جواب دے سکے گا اور عناصر خمسہ کی کیفیت اور کمیت سے خبردار ہوگا۔ مشاق کو اس بات کے معلوم کرنے میں کہ اس وقت کون سے عنصر کے موافق سانس چلتی ہے نہایت آسانی ہوجاتی ہے اور وہ اپنے مزاج کی خواہش سے اس بات کو پہچان جاتا ہے کہ اس وقت کون سے عنصر کی سانس ہے۔ عقل پر زور دینے سے یہ تمام حقیقت آشکارا ہوجاتی ہے۔

عنصر ہُتن یعنی خلا خارج میں محسوس نہیں ہوتا۔ اس کا رنگ سیاہ ہے اور ناک کے نتھنے کے اندر آمد ورفت رکھتا ہے جسوقت یہ جاری ہوتا ہے اُسوقت پھیکی غذاؤں کے کھانے پر طبیعت مائل ہوتی ہے۔

تیج[1] یعنی عنصر آتشی جو بلندی کی طرف مائل ہے اور بمقدار چار انگل کے چلتا ہے۔ اُسکا رنگ سُرخ ہے اسکے چلنے کے وقت تیز غذاؤں کی خواہش ہوتی ہے۔

تیسرا عنصر خاک ہے اس سے جو سانس متعلق ہو وہ مقابل میں چلتا ہے۔ بارہ اُنگل اسکی مقدار ہوتی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہے۔

[1] تیج اس جگہ آگ کے معنے پر ہے ۱۲

اس کے عمل کے وقت میٹھی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

بائے یعنی بادی۔ جس وقت یہ سانس چلتا ہے تو بے راہ چلتا ہے اور آٹھ انگل اسکی رفتار ہوتی ہے اُسکا رنگ سبز ہے۔ اس کے چلنے کے وقت کھٹی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

جل یعنی پانی۔ اس سے جو سانس متعلق ہوتا ہے وہ پستی کی طرف چلتا ہے۔ سولہ انگل تک اسکی رفتار ہوتی ہے اس کا رنگ سفید ہے اور اسکے چلنے کے وقت نمکین چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

سانسوں کے بدلنے کا طریقہ

جس وقت سانس سیدھے نتھنے سے جاری ہو اور چاہے کہ یہ اُلٹے کی طرف سے چلنے لگے تو سیدھے پہلو سے لیٹ جائے یا سیدھے گھٹنے پر زور دے کر بیٹھ جائے۔ اسی حال میں تھوڑی دیر توقف کرے۔ سانس بدل کر اُلٹے نتھنے سے چلنی شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر اس کے برعکس ہو تو برعکس عمل کرنے سے سیدھے نتھنے سے جاری ہو جائے گی۔

سکھمنا۔ یعنی دونوں نتھنوں سے کسی بلند جگہ پر چڑھنے یا تیز چلنے یا دوڑنے یا کسرت کرنے یا جماع کرنے سے جاری ہوتا ہے۔ اس میں بجز ریاضت کے اور کوئی کام منع ہے۔

دوسرا طریقہ اور تشریح

سانس دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہو۔ دوسری وہ کہ اندر سے باہر کی طرف آئے۔ قسم اول کو سرگم اور دوسری کو نرگم کہتے ہیں۔ اودی یعنی جب سانس اُلٹے نتھنے سے جاری ہو اور سیدھے کی طرف مائل ہو تو یہ طریقہ ہوتا ہے کہ پہلے سیدھے نتھنے سے کم کم اور آہستہ آہستہ جاری ہوتا ہے اسکے بعد میں واضح طریقہ سے چلنے لگتا ہے اسی طرح جب سیدھے نتھنے سے بدل کر اُلٹے کی طرف جاتا ہے اُسوقت اس سانس کو جو سیدھے میں قدرے قلیل باقی ہو مستعار سمجھنا چاہیے اس واسطے کہ وہ قریب زوال ہے اس کو جو سیدھے سے اُلٹے کی طرف مائل ہو است کہتے ہیں۔

علم نفس کے مشاق کو سانسوں کی تبدیلی کے وقت کا حال ضرور معلوم کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے بہت کام پڑتا ہے معتبر وقت کسی سانس کے متعلق وہی سمجھا جائیگا جسوقت کہ وہ افزونی پر ہو نہ کہ زوال پر۔

چپ و راست انفاس کے ثمرات متعلق سفر

جو کوئی اُلٹے سانس کی روانی کے وقت ملازمت کی تلاش میں مغرب اور جنوب کی طرف روانہ ہو تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ مشرق اور شمال کے سفر میں ناکامی ہوگی۔

اگر سانس اُلٹی جاری ہو اور قمری دن ہو تو روانہ ہونے سے پہلے سرِ راہ پر جا کر کھڑا ہو اور پہلے اُلٹا قدم اُٹھائے اور اپنے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو کامیابی ہوگی۔

سیدھے نتھنے سے سانس چلنے کے وقت مشرق اور شمال کی طرف جانا بہتر ہے اس میں کامیابی کی اُمید ہے مغرب اور جنوب کی طرف کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر سانس سیدھی چلتی ہو اور دن آفتاب کا ہو یعنی شمسی سانس کے دنوں میں سے کوئی دن ہو تو چاہیئے کہ سفر سیدھے قدم سے شروع کرے اسطرح کہ پہلا قدم اُٹھا کر تھوڑی دیر ٹھہر جائے پھر روانہ ہو اُمید ہے کہ کام حسب مدعا انجام پائے گا۔

سکھمنا یعنی دونوں نتھنوں سے سانس چلتے وقت ہرگز سفر نہ کرے کیونکہ پریشانی کے سوائے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور اُمید نہیں کہ وہ زندہ اپنے گھر واپس آئے۔

تندرستی اور بیماری کے متعلق احکام

جس وقت کہ سانس خاکی یا آبی اُلٹی جانب سے چل رہی ہو اور کوئی شخص آکر اپنے لئے یا کسی دوسرے کے واسطے تندرستی یا تندرستی کے متعلق دریافت کرے تو جواب دینا چاہیئے کہ تو اچھا ہو جائے گا۔ اور اگر عنصر آتشی یا بادی میں ازالۂ مرض کے متعلق دریافت کرے تو

جواب دینا چاہیئے کہ یہ مرض مہلک ہے شفا ہوگی مگر دیر میں ہوگی۔

جس وقت سیدھی سانس کی روانی کے وقت کوئی بیماری کے دفعیہ کے لئے پوچھے تو جواب دینا چاہیئے کہ جلد شفا ہوگی۔

اگر سانس اُلٹی چلتی ہو اور سائل سیدھی طرف جدھر کی سانس بند ہے آکر دریافت کرے کہ میرے مرض کا ازالہ کب تک ہوگا تو کہنا چاہیئے کہ بتدریج۔

جس وقت کہ سانس باہر سے اندر کی طرف جاری ہو اور ازالۂ مرض کے لئے کوئی سائل سوال کرے یا اور کسی کام کے لئے پوچھے تو جلد بہتری کی اُمید دلانا چاہیئے۔

جس وقت کہ دم اندر سے باہر کی طرف آتا ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ مرض ہرگز زائل نہ ہوگا یا اور کوئی کام ہرگز نہ ہوگا۔

پریوا شکل پچھ[1] کو جس وقت کہ خواب سے بیدار ہو اور دیکھے کہ کون سے نتھنے سے سانس چلتی ہے اگر اُلٹے سے چلتی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سترہ روز تک کوئی بیماری پیدا نہ ہوگی اور اگر دیکھے کہ سانس سیدھے نتھنے سے چل رہی ہے تو سمجھے کہ دو چار روز کے بعد بخار آئیگا یا اور کوئی بیماری یا کوئی حادثہ رونما ہوگا۔

پریوا کرشن پچھ[2] کو جب سوتے سے اُٹھے اور دیکھے کہ اگر دم شمسی جاری ہے تو وہ ہفتہ تک بیمار نہ ہوگا۔ اور اگر اُلٹی سانس چلتی معلوم ہو تو سمجھے کہ کوئی مرض سردی سے پیدا ہوگا۔

---

[1] پریوا شکل پچھ پہلی تاریخ اُجالا پاکھ ۱۲ [2] پریوا کرشن پچھ پہلی تاریخ اندھیرا پاکھ ۱۲

سانس کے ذریعہ سے ازالہ مرض

اگر کسی شخص کو حرارت ہو خواہ صفراوی ہو خواہ دموی یا سوداوی اُسکے زائل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ناک کے سیدھے سوراخ کو ایک شانہ روز پُرانی روئی سے بند رکھے اور اس طرح کہ سانس اس سے جاری نہ ہو سکے حرارت یا سر کا درد وغیرہ کم بلکہ زائل ہو جائے گا۔ یہ عمل مجرب ہے متعدد مرتبہ تجربہ ہوا ہے۔

بلغمی تپوں اور نمونیا وغیرہ میں اُلٹے سوراخ کو بند کر کے سیدھے سے سانس لیں تو ازالۂ مرض قطعی ہو جائے گا۔

مرتاضوں[1] کا قول ہے کہ اگر کوئی دن کو اُلٹی سانس اور رات کو سیدھے نتھنے سے سانس لینے کی عادت ڈال لے تو ہرگز کوئی بیماری اور سستی یا درد ہڈیوں میں جوڑوں یا سر میں یا دانتوں میں نہ ہوگا۔ حرارت برودت اور رطوبت کا اُسپر غلبہ نہ ہوگا۔ جادو اور سانپ کا زہر اور بچھو کا ڈنک اسپر کوئی اثر نہ کرے گا۔ ہمیشہ خوش وخرم اور جوان رہے گا۔ اس کے بال ہمیشہ سیاہ رہیں گے۔ چنانچہ جوگیوں یا اُسکے مشتاق لوگوں میں اس بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ البتہ کھانا حالت دمِ شمسی میں کھانا چاہیے کیونکہ اس سے کھانا جزوِ بدن ہوتا ہے اور دمِ قمری میں اسکے برعکس۔

[1] مرتاض۔ ریاضت کرنے والا۔ ہندو عابد کے متعلق یہ لفظ مستعمل ہے ۱۲

جس کسی کو زہر دیا گیا ہو یا سانپ اور بچھو نے کاٹا ہو یا اور حشرات الارض یا موذی جانوروں سے ایذا پہونچی ہو۔ اگر اُسکو مندرجہ بالا طریقہ کے موافق عادت ہوگی تو تمام اثرات زہر باطل ہو جائیں گے۔ اور اگر عادت نہ ہو تو چاہیے کہ فوراً نفس قمری جاری کریں کہ اطبا کا معالجہ جلد بدن میں اثر کرے۔

اگر کسل یا ورماندگی ہو یا کہیں سے چل کر آیا ہو اور تھک گیا ہو تو قمری سانس لینے سے یہ سب برطرف ہو جاتی ہے۔ حزن واندوہ بلکہ غشی تک کا یہ مجرب علاج ہے۔

نفس شمسی میں عورتوں سے مباشرت کرنا بہتر ہے اس میں کسل و ماندگی، کم طاقتی وغیرہ کا جسم پر اثر نہیں ہوتا ہے۔ امساک زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر عورت حاملہ ہو جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ نفس قمری میں اس کے برعکس۔

اگر مباشرت کی حالت میں خواہ کوئی سانس جاری ہو بیرونی ہوا کو اپنی طرف کھینچے اور چھوڑے تو بہت امساک ہوگا اور اس عمل کی مداومت کرنے سے مادۂ منوی پر پورا قبضہ ہو جاتا ہے۔ جب تک کہ خود نہ چاہے انزال نہیں ہو سکتا۔

حفاظت جسم کے طریقے

جو شخص اپنی ناک کے نتھنے کے دیکھنے کی عادت ڈالے مرتے وقت تک اُسکی آنکھوں کی روشنی زائل نہ ہوگی۔

جو شخص روزانہ صبح کو اُٹھ کر کان کا میل نکالے اور لعاب دہن میں ملا کر آنکھ میں لگا لیا کرے اسکو کبھی سُرمہ وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔

جو شخص صبح کے وقت اُٹھکر کلی کرنے سے پہلے دانتوں کو بھینچ کر مُنھ سے لعاب نکالے عمر بھر اس کے دانت جنبش نہ کریں گے۔

جو شخص ناک کے نتھنے کو بند کرکے پانی پینے کی عادت ڈالے اُسکے جسم کی سُستی چستی سے بدل جائے گی۔ اور کبھی اسکو ماندگی اور کاہلی نہ ہوگی۔

جو کوئی اپنی نظریں اپنی پیشانی پر رکھنے کی عادت ڈالے اُس کو عجیب وغریب انوار قدرت نظر آنے لگیں گے۔

جو شخص جماع کے وقت پیشانی کو دیکھتا رہے اُسکو امساک ہوگا۔

جو شخص رات دن میں ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ سوئے اور تھوڑی سی بھوک باقی رکھکر کھانا کھائے عمر بھر اُسکو کوئی مرض نہ ہوگا۔

خصوصیت کے ساتھ اہل اکتساب کو زیادہ کھانے زیادہ بھوکے رہنے طمع۔ اور بیہودہ گفتگو۔ شہوت اور زیادہ مجمع میں رہنے سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

جس شخص کا روزانہ صبح کو اُلٹا اور رات کو سیدھا نتھنا چلے اُسکو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی عمر طبعی کو پہونچے گا۔

جو شخص روزانہ دن میں اپنے سیدھے نتھنے اور رات میں اُلٹے نتھنے کو روئی سے بند کرنے کی عادت ڈالے تو چند مہینے کی مداومت سے بچھو کے ڈنک کا اُسکے جسم پر کوئی اثر نہ ہوگا اور بارہ سال کے

بعد سانپ کا زہر بھی اُسپر نہ چڑھے گا اور کوئی عارضہ جسم میں پیدا نہ ہوگا۔ ضعف اور سُستی کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص اُسوقت سوئے کہ اُلٹی سانس چل رہی ہو وہ تندرست رہیگا۔

جو شخص اُلٹی سانس چلنے کے وقت پیشاب کرنے کی عادت ڈالے اُس کو طبیب کی ضرورت نہ پڑے اور تندرست رہے گا۔

جو شخص اُلٹی سانس چلتے وقت دوا کھائے دوا اپنا پورا اثر کرے گی۔

جو شخص سانپ کے زہر وغیرہ کا سیدھی سانس چلتے وقت علاج کرے وہ کامیاب ہوگا۔

مریض کی عیادت کو سیدھی سانس کے چلتے وقت جانا چاہیئے۔

کشتی یا جہاز میں سیدھی سانس چلنے کے وقت سوار ہو تو بخیریت رہے اسی طرح تمام متحرک چیزوں پر سوار ہونا بہتر ہے۔

سال کی اچھائی بُرائی کا حال معلوم کرنا

بیساکھ کے مہینہ میں جو ابتدائی سال کا مہینہ ہے شنکرانت[1] سیکھ میں دن یا کبھی اکیسویں دن ہوتی یا کبھی ایک روز کم ہوتی ہے۔ عنصر خاکی یا آبی ہو اگر اسکے شروع ہونے کی ساعت میں اُلٹی سانس چلتی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس سال بارش اپنے وقت پر ہوگی۔ اور ہر قسم کا غلہ پیدا ہوگا۔ اور غلہ ارزاں رہیگا۔ گھانس زیادہ پیدا ہوگی۔ تمام سال امن امان رہیگا۔

[1] شنکرانت ہر ہندی ماہ میں ہوتی ہے جنتری سے ہر مہینہ کی شنکرانت معلوم کیجئے ۱۲

اگر سیدھی سانس چلتے دکھائی دے تو مینھ بے وقت برسے گا اور غلہ کا نرخ اوسط درجہ کا رہے گا۔ گھانس اور چارہ کی قلت ہوگی۔

اگر عنصر آتشی ہو اور سیدھی سانس کی طرف سے نمایاں ہو تو اس سال بارش نہ ہوگی۔ اور غلہ پیدا نہ ہوگا۔ قحط عام ہوگا۔ بھوسہ وغیرہ کی سخت قلت ہوگی۔ طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

اگر عنصر بادی کی حالت میں الٹی طرف سے دکھائی دے تو مینھ بیوقت برسے گا۔ غلہ اور چارہ کی کمی رہے گی۔ گزشتہ فصل کی ارزانی کی وجہ سے بقدر چوتھائی حصہ کے رہ جائیگا۔ ملک میں بدامنی اور بادشاہوں میں لڑائیاں ہونگی۔ امید وبیم اور خوف میں تمام سال ختم ہوگا۔

اگر عنصر خلا کے وقت دکھائی دے تو نہایت ہی بُرا ہے۔ مینھ کے دروازے بند ہو جائیں گے کھیتی پیدا نہ ہوگی غلہ نہایت گراں رہے گا۔ اور دنیا میں ایک رستخیز کا عالم رہے گا۔

تتھ پریوا[1] شکل پچھ چیت کے مہینہ میں بھی گرانی اور ارزانی کی کیفیت بیساکھ کی طرح سمجھنی چاہیئے۔

پوس کے مہینہ کی شنکرانت[2] ستائیسویں یا اٹھائیسویں دوشنبہ جمعرات۔ اور جمعہ کو پڑے تو اس سال میں گیہوں اور ایکھ کم پیدا ہونگی اور دودھ کا نرخ گراں رہے گا۔

اگر سکھمنا سانس چلنے کے وقت بیساکھ کے مہینہ میں شنکرانت

---

[1] تتھ پریوا پہلی تاریخ اجالا پاک ۔ [2] شنکرانت ہر مہینے میں ہوتی ہے ۱۲

دکھائی دے تو بارش بہت سخت ہوگی۔ تمام کھیتی تباہ ہو جائے گی غلہ کا نرخ کچھ نہ کچھ گراں ہو جائے گا۔ سلطنت میں انقلاب ہوگا اور طوائف الملوکی ہوگی۔ دیکھنے والا اس سال میں مرجائے گا۔

تیج[1] اور نومی[2] شو کل پچھ اساڑھ کے مہینہ میں پڑے تو اس سال میں بارش کافی ہوگی اور فصل ربیع عمدہ پیدا ہوگی۔ خریف کو کچھ نقصان پہونچے گا۔

یکشنبہ کو پریوا تتھ پڑے تو قحط کے آثار ہیں۔ زراعت میں دانہ نہ پڑے گا۔

اگر سہ شنبہ کے دن تتھ نومی پڑے تو بارش کم ہوگی اور زراعت پیدا نہ ہوگی اور بہ سبب بیماری کے آدمی بہت تلف ہونگے۔

اگر چہارشنبہ کو تتھ پریوا پڑے تو قحط ہوگا تمام برسات میں آسمان پر چھایا رہے گا۔ مگر بارش نہ ہوگی۔

اگر نومی تتھ شنبہ کے دن پڑے تو اس سال ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور اکثر آدمی ضائع ہونگے۔

اگر کاتک کے مہینہ میں تیج سے دوادشی تک تمام ابر رہے تو سمجھنا چاہیئے کہ اساڑھ میں بارش خوب ہوگی۔

ساون بدی ایکادشی[3] کو روہنی نچھتر[4] پڑے تو بارش خوب ہوگی۔

---

[1] تیج تیسری تاریخ ۔ [2] نومی نویں تاریخ ۔ [3] بدی ایکادشی ۔ [4] روہنی نچھتر منجملہ ۲۷ نچھتر کے ایک نچھتر ہے۔

متفرق سانسوں میں مجامعت وحمل کے اثرات

جیسا کہ کئی جگہ بیان کیا گیا ہے حکمائے ہند کی قرارداد کے موافق مجامعت اسوقت کرنا چاہیئے جسوقت کہ سیدھا نتھنا جاری ہو۔ اگر اسکے خلاف ہوگا تو اُسکے خراب اثرات پیدا ہوں گے۔ اسی طرح عناصر کی تشریح بھی کی گئی ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ عنصر خاکی یا آبی میں اگر مجامعت کی جائے اور اس سے حمل قائم ہو جائے تو چھ یا سات ماہ کے عرصہ میں وہ حمل گر جائے گا۔ اور اگر اتفاقاً باقی رہا اور اُس کے لڑکا پیدا ہوا تو وہ عورت بیشمار تکالیف جسمانی اُٹھا کر راہی عدم ہو جائے گی اور کوئی علاج اسکے لئے کارگر نہ ہوگا۔

اگر اُلٹا نتھنا جاری ہو اور اسوقت عنصر بادی ہو اور عورت سے مجامعت کرے تو اُسی وقت نطفہ قرار پائے گا۔ مگر چند روز میں اختلاط منی کے سبب سے اُس کے دماغ میں سودا اور شورش پیدا ہو جائیگی اور لڑکی پیدا ہوگی۔

اگر عنصر خلا کے وقت مجامعت سے حمل رہے تو بعد انقضائے مدت حمل لڑکا پیٹ میں غائب ہو جائے گا اور بڑی تکلیف ہوگی۔

اگر سکھنا یعنی دونوں نتھنوں کے چلنے کی حالت میں حمل رہے تو چند روز کی مدت میں یا وہ حمل گر جائے گا اور اگر قائم رہے گا تو اس سے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا نہایت مشہور و معروف فقیر ہوگا۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے تو اگر سائل نفس جاری کی طرف ہے تو نفی میں جواب دینا چاہیئے یعنی کہہ دینا چاہیئے کہ وہ حاملہ نہیں ہے۔ اور اگر بند دم کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ وہ حاملہ ہے۔

اور اگر دم قمری جاری ہو تو ہرگز ہرگز دو تین مرتبہ عورت سے مجامعت نہ کرنی چاہیئے۔ اس واسطے کہ اس سے رطوبت کے غلبہ کا سخت اندیشہ اور بیماری کا خوف ہے۔ پیچش پیدا ہونے کا ڈر ہے مگر دم آفتاب جاری ہو تو کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ انزال کے وقت منی بہت کم نکلے گی اور کوئی نقصان نہ ہوگا۔

جوابات مولود بذریعۂ سانس

اگر کوئی سیدھی سانس کے باہر نکلنے کے وقت سوال کرے اور اسوقت مسئول عنہ کا دم اُلٹا چل رہا ہو۔ کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہو یا لڑکی تو کہہ دینا چاہیئے کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر زندہ نہ رہے گا۔

اگر سائل اور مسئول کے دم میں موافقت ہو یعنی دونوں کی سیدھی سانس چل رہی ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ لڑکا پیدا ہوگا اور زندہ رہیگا اور نہایت سعادتمند ہوگا۔

اگر سائل اُسوقت سوال کرے کہ اُسکی سانس اُلٹی چل رہی ہو اور مسئول عنہ کی سانس سیدھی ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ لڑکی پیدا ہوگی

کر مر جائے گی اور اگر سائل اور مسئول دونوں کی سانس اُلٹی ہو تو جواب
دینا چاہیے کہ لڑکی پیدا ہوگی اور عمر طبعی تک زندہ رہے گی۔

اگر سکھنا سانس کے چلنے کے وقت یہ سوال کرے تو جواب
دینا چاہیے کہ جوڑواں دو لڑکے پیدا ہونگے۔

اگر عنصر خلا کے وقت سوال کرے اور اسکا سانس بھی ویسا ہی چل رہا
ہو تو جواب دینا چاہیے کہ حمل ضایع ہو جائیگا - یا عنین بچہ پیدا ہوگا۔

دوسرا طریقہ اگر پوچھنے والا پوچھے کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوگا یا
لڑکی تو فوراً اپنے دونوں نتھنوں کو دیکھے اور خیال کرے کہ کونسا چل رہا
ہے اگر یہ پوچھنے والا ادھر ہی کی طرف ہو تو اُسکو بیٹا پیدا ہونے کی خوشخبری
سنانی چاہیئے ورنہ لڑکی کی - اور اگر برابر ہیں ہو تو جوڑواں بچہ کی اگر حالت
پرسش میں مسئول عنہ کا کوئی نتھنا تیز چلنے لگے تو خبر دیدینی چاہیئے کہ
بچہ پیدا ہو کر مر جائیگا۔

بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ اگر پوچھنے والا چندر ناری کی طرف ہو
تو لڑکی کا نشان دینا چاہیئے ورنہ لڑکے کا اور اگر سکھنا ہو تو خنثیٰ کی علامت ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر دم خاکی یا آبی ہو تو لڑکے کی اور آتشی یا بادی ہو
تو لڑکی کی علامت ہے اور آکاسی میں تولد کی اُمید ہی نہ رکھنی چاہیئے۔

اگر ایسی حالت میں کہ سانس ایک طرف سے دوسری طرف تبدیل
ہو رہی ہو تولد کے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دیدینا چاہیئے کہ
حمل ساقط ہو جائے گا۔

غالب و مغلوب کے متعلق جوابات

جو دو شخص مقابلہ کا ارادہ کر رہے ہیں آکر اپنی فتح و شکست
کے متعلق دریافت کریں۔ اگر پہلا پوچھنے والا اس طرف سے آیا ہو کہ
سانس اسی طرف سے جاری ہے تو جواب دینا چاہیے کہ فتح اُسی کی ہوگی
اسی طرح اگر دوسرا سوال کرنے والا اُس طرف آکر سوال کرے جسطرف
کا نتھنا بند ہے تو اُسکو بھی فتح کا اُمیدوار کرنا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے متعلق جو باہم لڑنے والے ہیں
دریافت کرے کہ کسکی فتح ہوگی تو غور کرنا چاہیئے پوچھنے والے نے جسکا
نام پہلے لیا ہے اُسی کی فتح ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ سائل اسطرف
ہو کہ جسطرف سے سانس چل رہی ہو - اور جس کا نام بعد میں لیا ہے
اور سائل اسطرف ہے کہ ادھر کی سانس نہیں چلتی تو اُسکی فتح ہوگی۔
اور اگر سائل اسطرف آیا جدھر کا نتھنا نہیں چلتا اور مندرجہ بالا سوال
کیا تو جس کا نام اول میں لے گا اُسکو شکست ہوگی۔

جنگ کے احتیاطی پہلو

جیسا کہ بیان کیا گیا جنگ اُسوقت کرنی چاہیے جسوقت نتھنا
سیدھا چل رہا ہو۔

جو شخص مقیم ہے اُسکو اُسوقت جنگ کرنی چاہیئے جسوقت کہ اُسکا

نفس قمری جاری ہو۔ اور برخلاف مقیم کے کہیں سے جنگ کا ارادہ کر کے آنیوالا نفس شمسی کے وقت جنگ شروع کرے۔ ان دونوں صورتوں میں فتح کی اُمید ہے۔ یہ بھی قاعدہ ہے کہ جبوقت دشمن سے مقابلہ کرے تو جو نتھنا جاری ہے اُسکو دشمن کے مقابلہ سے پھیر لے اور نفس خالی اُسکے مقابل رکھکر جنگ کرے۔ اس قاعدہ پر عمل کرنے سے دشمن ضرور مغلوب ہوگا۔ یا مر جائیگا۔ حکماء کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اسی طرح جب دشمن پر وار کرے تو سمت خالی سامنے رکھے۔

اور جب دشمن سر پر آجائے اور وہ وار کرنا چاہے تو جانب نفس جاری اُس کے مقابل کر دے ہرگز زخمی نہ ہوگا۔ اور اگر زخمی ہوگا تو زخم کاری نہ لگے گا۔

اگر نفس قمری جاری ہو تو قمر کے مقابل یا چپ رکھنے سے اور اگر نفس شمسی جاری ہو تو آفتاب کو پس پشت یا سیدھی طرف رکھنے سے لڑائی کرنا چاہیئے اُمید ہے کہ فتح ہوگی۔

اگر مقیم کا نفس قمری جاری ہو اور چاند مشرق یا شمال کی جانب ہو تو اسی کی فتح ہوگی۔ اور اگر آنے والے کا نفس شمسی جاری ہو اور سورج مقیم کے مغرب یا جنوب میں ہو تو آنے والا فتح پائے گا۔ یہ بات اس طرح بھی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ جب قمر مثلثہ آتشی حمل اسد یا قوس میں ہو تو وہ مشرقی سمت مانی جائے گی۔ اور اگر مثلثہ بادی یعنی جوزا میزان دلو

میں ہو تو قمر مغربی ہوگا۔ اور اگر مثلثہ آبی یعنی سرطان عقرب حوت میں ہو تو شمالی ہوگا۔ اسی طرح سورج کو قیاس کرنا چاہیئے۔ دم شمسی کے جاری ہونے کے وقت اگر کوئی شخص کسی قلعہ کی فتح یا جنگ کے لئے جانے کی اجازت طلب کرے تو اجازت دیدینا چاہیئے کیونکہ اسی کو کامیابی ہوگی۔

اگر سائل اُسوقت کہ مسئول کا دم شمسی جاری ہو اور وہ جانب چپ کھڑا ہو تو اُسکو جواب دینا چاہیئے کہ مبارک ہے۔ اسی طرح اگر سائل کا دم قمری جاری ہو تو بہتر ہے۔ اور دم شمسی میں مانع ہونا چاہیئے۔

جو شخص سیدھی سانس چلتے وقت جب کہ عنصر آتش ہو جنگ کے واسطے روانہ ہو تو یقینی فتحمند ہوگا۔

جو شخص کہ عنصر آبی کے وقت روانہ ہوگا زخمی ہو کر واپس آئے گا۔
جو سردار عنصر خلا کے وقت جنگ کے لئے روانہ ہوگا۔ وہ جنگ میں مارا جائیگا۔

جو شخص کہ عنصر خاک کے وقت روانہ ہوگا۔ بغیر جنگ کے مصالحت کے ساتھ واپس آجائے گا۔

عنصر آتشی جنگ کے واسطے بہتر ہے۔

اگر دو مخالف سردار سیدھی سانس کے چلتے وقت بارادہ جنگ سوار ہوں تو اُن میں سے اُسکی فتح ہوگی جو پہلے سوار ہوا ہے۔

سکھنا سانس کے چلتے وقت جو کوئی جنگ کے واسطے روانہ ہوگا اُسکو پھر واپس آنا نصیب نہ ہوگا۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ غنیم کا لشکر آرہا ہے یا نہیں تو اگر اُلٹی سانس چلتی ہے اور پوچھنے والا اُلٹی ہی طرف ہے تو یہ نشان ہے کہ غنیم کا لشکر آرہا ہے۔ اور اگر پوچھنے والا سورج ناری یعنی سیدھے نتھنے کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ لشکر نہ آوے گا۔ اور اگر آتشی یا بادی ہو تو آئے گا۔ اکاسی ہو تو کوئی جواب نہ دینا چاہیئے۔

اگر صلح یا لڑائی کی جگہ کے متعلق سوال کیا جائے تو چندر ناری سانس کے وقت جواب دینا چاہیئے کہ پیچھے کی طرف صلح ہوگی۔ اگر سورج جاری کے وقت سوال کیا جائے تو سامنے کی طرف۔ اگر خاکی سانس ہو تو لڑائی بہت زبردست ہوگی اور بہت آدمی زخمی ہوں گے اور اگر آتشی بادی یا اکاسی ہو تو دونوں طرف بہت نقصان پہونچے گا۔ اور اگر آبی ہو تو صلح ہو جانے کی اُمید ہے۔

اگر کوئی اپنے اور دشمن کے متعلق ایسی حالت میں سوال کرے کہ خاکی سانس ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ جنگ ہوگی اور بہت سے آدمی ضائع ہوں گے۔ اور اگر سانس آتشی ہو تو پوچھنے والا فتح و ظفر واپس آئے گا۔ اور اگر بادی ہو تو شکست کی خبر دینا چاہیئے۔ اگر اکاسی ہو تو پوچھنے والا اُسی لڑائی میں مارا جائے گا۔ اور آبی ہو تو صلح ہو جائے گی۔

اگر دو ایسے شخصوں کے متعلق سوال کیا جائے جن میں ایک اپنے وطن کا اور دوسرا غیر جگہ کا رہنے والا ہے۔ ایسی صورت میں

اگر چندر ناری سانس ہے تو وطنی کو اور اگر سورج ناری ہے تو غیر وطنی کو فتح ہوگی۔ اور اگر پوچھنے والا اُلٹی طرف ہو اور سانس چندر ناری ہو تو نام کے اعداد جوڑنا چاہئیں جسکے حرف جفت ہوں گے اُسی کی فتح ہوگی۔ اور اگر پوچھنے والا سورج ناری کی طرف ہو اور سانس بھی سورج ناری ہو تو جسکے حروف طاق ہوں گے اُسی کو فتح ہوگی اور اگر سائل اُس طرف ہو جدھر کا نتھنا چل رہا ہے اور دونوں کے نام جوڑنے سے ایک سے حروف نکلیں تو جس کا نام پہلے لیا ہے وہ فتحمند ہوگا۔ اور اگر پوچھنے والا اُدھر ہے جدھر کا نتھنا بند ہے تو صورت مندرجہ بالا میں اُسکو فتح ہوگی جس کا نام بعد کو لیا ہے۔

بھاگے ہوئے کے متعلق جوابات

اگر قمری سانس کے چلنے کے وقت سائل اپنے کسی غلام وغیرہ کے بھاگنے کے متعلق سوال کرے تو یہ بہتری کی علامت ہے۔ اگر اسی طرف سے کہ دم قمری جاری ہے آکر یہ سوال کرے کہ بھاگنے والا زندہ ہے یا مر گیا اور اُسکا بھی وہی نتھنا چلتا ہو جو مسئول عنہ کا چل رہا ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ بھاگنے والا زندہ ہے۔

اگر اسطرف آکر کھڑا ہو یا بیٹھا جدھر کا دم جاری ہے تو بھی یہی مندرجہ بالا جواب دینا چاہیئے۔ اگر سمت مخالف سے آئے اور اُسوقت سانس کی رفتار تیز نہ ہو تو جواب دینا چاہیئے کہ مر گیا۔

اگر اس حالت میں کہ سانس خاکی چل رہی ہو اور بھاگے ہوئے
کے آنے کے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیئے کہ وہیں تلاش
کرو ملجائے گا۔

اگر آبی کے وقت مندرجۂ بالا سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیئے
کہ جلد واپس آئے گا اگر بادی کے وقت سوال کرے تو کہدیا جائے
کہ وہ کسی دوسری جگہ چلا گیا۔

اگر آتشی کے وقت میں سوال کیا جائے تو مرجانے کی علامت ہے۔

اگر آکاسی کے وقت پوچھا جائے تو کوئی جواب نہ دینا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بھاگنے والا کس طرف گیا ہے تو عنصر
کی خاصیت دیکھ کر حکم لگانا چاہیئے اگر اس وقت عنصر آتشی ہے تو
بھاگنے والا مشرق کی طرف ہے اور اگر بادی ہے تو شمال کیطرف
ہے اور اگر خاکی ہے تو جنوب کی طرف ہے۔

چونکہ عناصر کا معلوم کرنا کچھ دیر چاہتا ہے جسکی تفصیل اس کتاب
میں موجود ہے مگر چونکہ فوراً جواب دینے کی وجہ سے اتنی مہلت نہیں
مل سکتی اسواسطے جلد سے جلد اس صورت سے عناصر کی حالت معلوم
کر سکتا ہے۔ کہ سوال کرتے ہی معلوم کرے اگر اسوقت سانس بارہ
انگل چلتی ہے تو سمجھے کہ عنصر آتشی ہے اور اگر آٹھ انگل چلتی ہے تو
سمجھے کہ بادی ہے اور اگر چار انگل چلتی ہے تو آبی ہے اور اگر اس سے
بھی کم ہو تو خاکی ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جو سانس اوپر کی طرف جائے

وہ آتشی ہے۔ اور جو برابر جاتا ہے وہ بادی ہے اور جو بھاری چلتا ہے وہ
آبی ہے۔ اور جو سخت چلتا ہے وہ خاکی۔ تجربہ کار کو ان سب کی شناخت
ہوسکتی ہے۔ مگر مجھے ایک کامل شخص سے معلوم ہوا کہ پانچ رنگوں کی
گولیاں جیب میں ڈال لے یعنی وہ رنگ کہ جس عنصر کا جو رنگ ہو
اُسی کے موافق شیشے کی گولیاں جیب میں رکھے جیسے ہی کوئی سوال
کرے فوراً گولی جیب سے نکالے جس رنگ کی گولی نکل آئے اُسوقت
وہی عنصر ہے اُسی کے موافق حکم کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔

اسرار دلی کے جوابات

اگر کوئی سوال کرے کہ اس وقت ہمارے دل میں کیا ہے اور کس قسم
کے خیالات ہیں تو اپنی سانس پر غور کرے اگر خاکی چل رہا ہے تو جواب
دینا چاہیئے کہ اسوقت تجھے گھانسوں درختوں یا زراعت وغیرہ کا خیال
ہے۔ اور اگر سانس آبی ہے یا بادی تو جواب دینا چاہیئے کہ جاندار کے
خیالات ہیں۔ اگر آتشی ہے تو جمادات یا معدنی چیزوں کا خیال ہے اگر
آکاسی ہے تو کہنا چاہیئے کہ صرف دھوکہ ہے۔ تمھارے دل میں کوئی
خاص بات نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں خبر جو اُڑی ہوئی ہے صحیح ہے یا جھوٹ
ہے۔ اسوقت اگر الٹا نتھنا چلتا ہو تو کہہ دے کہ سچ ہے اور اگر سیدھا ہو
تو کہدے کہ جھوٹ ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

بیمار کی شفا و عدم شفا کے جوابات

اگر کوئی شخص بیمار کی زندگی اور موت کے متعلق سوال کرے تو اگر بیمار کے نام کے اعداد طاق ہیں اور جواب دینے والے کا دم شمسی ہے اور سائل بھی اُدھر ہی سے آیا ہے تو جواب دینا چاہیئے کہ شفا ہو جائیگی۔ اور اگر سانس قمری ہے۔ اور بیمار کے نام کے اعداد جفت ہیں اور سائل مسئول عنہ کے سانس کی طرف سے آیا ہے تو بیمار کے مرجانے کی علامت ہے۔ بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر بیمار کے متعلق سوال کرے اور مسئول عنہ کی سانس چندر ناڑی ہے مگر سائل سورج ناڑی کی طرف ہے تو بیمار مرجائیگا۔ اور اگر دونوں کی سمت متفق ہے یعنی چندر ناڑی سانس ہے اور سائل بھی چندر ناڑی کی طرف ہے تو بیمار جلد تندرست ہو جائیگا۔ اگر دریافت حال مسئول عنہ کی سانس سورج ناڑی ہے اور سائل بھی اُدھر ہی سے ہے تو بیماری کے طول کی علامت ہے۔ مگر مریض آخر میں اچھا ہو جائیگا

بعض اس طرح جواب دیتے ہیں کہ سانس کو دیکھتے ہیں اگر دراز ہے اور اپنے شباب پر چل رہی ہے تو بیمار کی صحت کا نشان ہے اور اگر منقطع ہو کر دوسرے نتھنے کی طرف جاری ہے تو برعکس سمجھنا چاہیئے۔ جو سانس خوب چل رہی ہو اُسکو نفس زندہ اور جو بہت کم ہو اُس کو نفس مردہ کہتے ہیں۔ علیٰ ہذالقیاس تمام قسم کے بیماروں مثلاً زہر کھانے والے۔ یا آسیب زدہ وغیرہ کو اسی قاعدہ کے مطابق جواب دینا چاہیئے۔

چونکہ حکما نے مرگ و حیات کی خارجی اور بھی شناختیں مقرر کی ہیں لہذا مناسب موقع سمجھ کر وہ بھی لکھی جاتی ہیں۔ جواب دینے والے کو چاہیئے کہ وہ سائل کے جواب میں تامل کرے اور ان علامات کے معلوم کرنے کے بعد جواب دے۔

اگر مریض کو آفتاب کی شعاع نظر نہ آئے تو پندرہ روز کے بعد مرجائے گا۔ اگر غور کرنے پر وہ جگہ جو دونوں بھوؤں کے درمیان میں ہے دکھائی نہ دے تو وہ نو دن کے بعد مرجائے گا۔ اگر آئینہ جلبی میں پیشانی نہ دکھائی دے تو پندرہ روز میں مریض مرجائے گا۔

جب دونوں سانسیں ساتھ ساتھ چلیں تو مریض پانچ ساعت کے بعد مرجائیگا۔

جب سماعت میں نقصان عائد ہو تو ایک ہفتہ زندگی کا باقی سمجھنا چاہیئے بعض کہتے ہیں کہ ایک شبانہ روز ایسا ہوتا ہے۔

جب بصارت میں فرق آجائے تو پانچ روز زندگی کے باقی ہیں۔

جب خوشبو اور بدبو کی تمیز نہ رہے تو تین روز زندہ رہیگا۔

جب زبان منہ سے باہر نہ نکلے تو دوسرے روز مرجائیگا۔

جب تیل یا پانی وغیرہ میں صورت نہ دکھائی دے تو پانچ روز زندگی کے باقی رہے ہیں۔

اگر ناک نہ دکھائی دے تو صرف تین روز موت میں باقی ہیں۔

جب سانس مُنہ سے آنے جانے لگے تو وقت موت بہت قریب ہے۔

جب عادات واطوار میں فرق آجائے۔ مزاج میں اگر بردباری ہے تو اُسکے بجائے سختی اور اگر سختی ہے تو اُسکے بجائے نرمی پیدا ہو جائے تو وہ مریض زندہ نہ رہے گا۔ ہر شخص کی خواہ وہ کتنا ہی پیارا ہو محبت کم ہو جاتی ہے۔ دل پر ایک ویرانی کا سا عالم رہتا ہے۔ آنکھوں میں ایک سرور خفیف سا رہتا ہے۔ اور دماغ بھولا بھولا سا رہتا ہے۔

جب آواز میں فرق بیّن پیدا ہو جائے تو دو ہفتہ سے زیادہ زندگی نہیں ہوگی۔

جب زبان کا مزہ جاتا رہے تو دو روز زندگی کے باقی ہیں۔

جب چہرہ کے تمام خط و خال متغیر ہو جائیں تو بارہ گھنٹے سے زیادہ زندگی کی اُمید نہیں ہے۔

جوابات عام

اگر کوئی سائل سانس کے جاری ہونے کے وقت کوئی سوال کرے تو جو کچھ سوال کیا ہے خواہ وہ اچھا ہو خواہ بُرا بلا تکلف جواب دینا چاہیئے کہ وہ کام ہو جائے گا۔ اور اگر خالی نتھنے کی طرف سے آکر سوال کرے تو جواب برعکس دینا چاہیئے۔

اگر سائل مسئول عنہ کے مقابل میں ہو یا چھت پر ہو یا اور ایسی ہی جگہ پر کہیں ہو۔ یا اُلٹی طرف ہو تو ان صورتوں میں جانب چپ شمار کرنا چاہیئے۔ اگر اسوقت سانس اُلٹی جاری ہو تو بھی جواب بہتر دینا چاہیئے۔

اگر سائل سیدھی طرف یا پس پشت یا نشیبی جگہ پر ہو تو اس صورت میں اُسکو سیدھی طرف سمجھنا چاہیئے۔ اور اس صورت میں اگر سانس شمسی ہو تو جو کچھ وہ پوچھے اس صورت میں بہتر جواب دینا چاہیئے۔ اور اُسکے برعکس جواب دینا چاہیئے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر سائل سوال کرتے وقت نفس شمسی کی طرف ہو تو عبارت سوال کے اعداد نکال کر گن لینے چاہئیں۔ اگر طاق ہو تو اُس کا کام ہو جائے گا۔ اور اگر جفت ہے تو کام ہونے کی اُمید نہیں ہے۔ اسی طرح اگر نفس قمری کی طرف سائل ہو تو اس کے حروف سوال کی طرف توجہ کرے اور جمع کرکے دیکھے اگر جفت ہے تو بہتر ہیں ورنہ برعکس۔

بیان کیا گیا ہے کہ نفس شمسی میں جو حاجت بادشاہ وغیرہ سے چاہی جائے اُس کے پورے ہونے کی اُمید ہے۔ مگر سیدھی طرف سانس کا زیادہ چلنا انسان کی پریشانی خاطر کی دلیل ہے۔ اور کاموں کا شروع کرنا نفس قمری میں اچھا ہے۔

جب صبح کو اُٹھے تو دیکھے کہ کون سی سانس چل رہی ہے اور دیکھے کہ اس روز کے ستارہ سے موافق ہے یا نہیں۔ اگر موافق ہو یا موافق کر سکے تو تمام خوشی اور شادمانی کے کام اس روز انجام دے سکتا ہے۔ اور اگر اس روز کے ستارہ اور سانس میں موافقت نہیں ہے تو وہ دن نحس ہے اس روز کوئی ایسا کام نہ کرے ورنہ پشیمانی ہوگی۔

ستاروں کی تذکیر اور تانیث یہ ہے۔ زحل مؤنث۔ مشتری مذکر۔ مریخ مذکر۔ شمس مذکر۔ زہرہ مؤنث۔ عطارد خنثیٰ۔ قمر مؤنث ہے۔

دنوں کی تذکیر و تانیث یہ ہے۔ شنبہ مؤنث۔ یکشنبہ مذکر۔ دوشنبہ مؤنث۔ سہ شنبہ خنثیٰ۔ چہارشنبہ مؤنث۔ پنجشنبہ مذکر۔ جمعہ مؤنث۔

اگر کوئی شخص بچہ کے پڑھنے پڑھانے۔ یا شادی یا نوکری وغیرہ کے لئے یا تجارت کے متعلق سوال کرے تو اگر اُس وقت عنصر آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ جلد کامیابی ہوگی اور اگر خاکی ہو تو بہ دیر۔ اور ہوائی ہو تو بہت تھوڑی دیر۔ اور آتشی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ فائدہ کے بعد نقصان کا اندیشہ ہے۔ اور آکاسی ہو تو کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر مینھ کے متعلق دریافت کیا جائے۔ اور اُس وقت سانس خاکی یا آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ بارش ہوگی۔ مگر عنصر آبی میں زیادہ تر بارش کی اُمید ہے۔ اور اس وقت عام طریقہ سے وہ نفع پہونچائیگی۔ اور اگر بادی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ ابر جمع ہوگا مگر بارش کی اُمید نہیں ہے۔ اور اگر آتشی ہے تو کچھ ترشح ہوگا۔

اگر کھیتی کے نفع نقصان کے متعلق سوال کریں تو اگر سانس آبی یا زمینی یعنی خاکی ہو تو اچھی پیداوار ہوگی۔ مگر خاکی میں زیادہ ہوگی۔ اور اگر بادی ہو تو پیداوار معمولی ہوگی اور آتشی ہو تو پیداوار بالکل نہ ہوگی۔ آکاسی میں لاعلمی کا جواب دینا چاہیے۔

سانس کے ذریعہ سے حب کے عمل

سات روز صبح کے وقت جبکہ دم قمری جاری ہو سات گھونٹ پانی اُسوقت پیئے جبکہ سانس اندر جارہی ہو۔ یعنی جب سانس اندر جائے اُسی وقت ایک ایک گھونٹ کرکے پی لے یا ایک دم پی لے اور اپنے خیال میں اُس معشوق کو اپنے حکم کا تابع تصور کرتا رہے اس عمل سے اُس کو بہت سخت محبت ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص کسی عورت پر عاشق ہو تو قمری سانس چلتے وقت سنبل کی لکڑی بقدر سات اُنگلیوں کے لے کر کسی جگہ گاڑ دینا چاہیے۔ وہ نہایت مہربان ہو جائیگی۔

اسی طرح اگر حالت مجامعت میں عورت کے ہونٹ پر ہونٹ رکھکر سانس لے مگر اُسوقت کہ نفس شمسی جاری ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جو مرد کی سانس سے ہوا نکلے گی اُسی سے وہ عورت سانس لے گی یا کم از کم دوسری ہوا میں شامل ہو کر وہ اُسکی سانس میں شریک ہوگی غرض کہ اکیس مرتبہ سانس عورت کے نتھنے میں پہونچے وہ سخت تابعدار ہو جائے گی اور اگر عورت یہ کرنا چاہے تو وہ بھی اکیس سانسیں مرد کے نتھنے میں پہونچادے مگر اُسکی سانس اُلٹی ہونا چاہیے۔

اگر اپنی سات سانسیں سیدھی عورت کے کان میں پہونچادی جائیں تو محبت کے لئے وہ بھی اکسیر ہیں۔

تسخیر قلوب کے واسطے یہ عمل بے مثل ہے۔ یکشنبہ کہ چاند برج سرطان میں ہو آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت جبکہ دم قمری ہو۔ چھ لکڑیاں پیپل۔ ببیل۔ چھند۔ کیرا ورد وکسی شیریں میوہ دار درخت سے لیکر چار لکڑیاں چار سمت گاڑ دے اور دو لکڑیاں اُسکے درمیان میں ایک اپنے نام سے اور ایک مطلوب کے نام سے۔ مگر اتنی کہ چار انگل زمین سے اوپر رہے۔ اور ایک کچا دھاگا لے کر سات تار اُسکے اُن لکڑیوں پر یہ کہتے ہوئے کہ فلاں کی دوستی کے لئے لپیٹتا ہوں لپیٹے۔ اس عمل سے وہ عزیز ترین خلوق ہوگا۔

اگر کوئی شخص سخت مخالف ہو تو اُسوقت جبکہ قمری سانس چل رہی ہو کسی باغ میں جاکر ایک سو آٹھ پھول کسی ایک قسم کے لے کر جمع کرے اُسکے بعد دریا پر جاکر ایک ایک پھول اُسکا نام لے کر دریا میں ڈالتا جائے یہانتک کہ تمام پھول دریا میں ڈالدے وہ شخص بے حد مہربان ہو جائیگا۔

اگر کسی کو اپنے اوپر دوست اور مہربان کرنا ہو تو دم شمسی کے چلنے کے وقت سات مرتبہ اُسکے سیدھے پاؤں کی خاک اُٹھاکر دوسری خاک میں اُس شخص کے دروازے کے سامنے ڈالدے۔ اور وہاں سات دائرہ بنادے جیسے ہی اُسکا پاؤں اُس دائرہ میں پڑے گا دوست ہو جائے گا اور ہر وقت عمل کرنے والے کی طرف اُسکی توجہ مبذول رہے گی۔

اگر کسی دشمن کو اپنے اوپر مہربان کرنا ہو تو پیر کے دن قمری سانس چلتے وقت اُسکے سامنے جاکر اُس کے بائیں طرف بیٹھ جائے۔ اُسکی دشمنی دوستی سے مبدل ہو جائے گی۔

بغض کے عملیات سانس کے ذریعے

دشمنوں کی زبان بندی کے لئے یہ عمل مجرب ہے۔ جسوقت کہ دم قمری چلتا ہو سات ٹکڑے موم کے اپنے مُنھ میں لے لے اور اُن کو مُنھ سے نکال کر سب کو اپنے ساتھ لے لے پھر اُس شخص کے پاس چلا جائے۔ بدگوئی سے اُس کی زبان بند ہو جائے گی۔

اگر چاہے کہ دشمن آوارہ اور پریشان ہو جائے تو دم شمسی کے چلنے کے وقت مرگھٹ میں جاکر جلے ہوئے مردہ کی خاک لے لے اور اُلٹے ہاتھ پر رکھکر دریا کے کنارے چلا جائے اور دشمن کو اپنے متخیلہ میں حاضر کرکے جسوقت کہ سانس باہر نکلے وہ خاک دریا میں ڈالدے وہ شخص آوارہ اور پریشان ہو جائے گا۔

دشمن کی ہلاکت کے واسطے دم شمسی کے چلنے کے وقت کسی مردہ کی جلی ہوئی خاک لے کر ۲۱۔ دانہ سرسوں کے اُس میں ملاکر مدار کی لکڑی لیکر آگ جلائے اور وہ سرسوں ملائی ہوئی خاک اکیس مرتبہ کرکے اُس میں چھوڑ دے اور دشمن کا خیال رکھے۔

اگر دو شخصوں میں دشمنی کرانی منظور ہو تو دم شمسی کے جاری ہونے کے وقت تیشہ سے ایک سو بیس جگہ مدار کے درخت کو گود دے۔

جس لکڑی سے مردہ جلاتے ہیں وہ چار لکڑیاں آدھی جلی ہوئی لے آئے اور دم شمسی کے اجرا کے وقت جہاں دشمن رہتا ہو وہاں دفن کردے

دشمن اپنی جگہ بے حس وحرکت رہ جائے گا اور چل پھر نہ سکے گا۔

جسوقت کہ دم شمسی جاری ہو تو کالے گدھے کے کان سے تھوڑا سا خون لے اور کوے کے پر کے اوپر سیدھی طرف چار مرتبہ اور اُلٹی طرف تین مرتبہ دشمن کا نام لکھکر چھوڑ دے وہ شخص تباہ اور آوارہ ہو جائیگا۔

اگر دو آدمیوں میں دشمنی کرانا منظور ہو تو مدار کے سات پھول دم شمسی کے اجرا کے وقت لے اور اُن دونوں آدمیوں کا نام لے کر جلادے دشمنی ہو جائے گی۔

اگر کسی دشمن کو دوست بنانا اور اپنے اوپر مہربان کرنا منظور ہو تو دم شمسی کے اجرا کے وقت پیپل کی ایک لکڑی بقدر سات انگل کے لے کر اپنے پاس رکھے اور دشمن کے پاس چلا جائے جب وہاں سے واپس آوے تو اُلٹے پاؤں پر زور دیکر بیٹھے اور وہ لکڑی اُس کے دروازے کے سامنے مدفون کردے اُسوقت کے بعد وہ دوست ہو جاویگا۔

جوگیوں کے بعض عمل جو سانس سے متعلق ہیں

جو چند چیزیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں یہ متعدد جوگوں سے متعلق ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ جنک باوجود ملک ومال اور ظاہری جاہ واحتشام کے اکتساب ریاضت میں اسقدر کوشاں رہتا تھا کہ فرمانروایانِ ماضی وحال میں سے کوئی اُسکے برابر نہیں ہوا اپنے کمالات کے اکتساب کی وجہ سے ہمیشہ سیدھی ٹانگ کی ران کے

نیچے ایک انگیٹھی کوئلوں کی آگ سے بھری ہوئی رکھتا تھا اور آگ کا ذرہ برابر اُسپر اثر نہ ہوتا تھا۔ اُلٹے پاؤں کے تلوے سے ہمیشہ حسین حسین عورتوں کی چھاتیوں پر مساس کرتا تھا مگر کبھی حرص ہوا اور شہوت کا اُسپر اثر نہ ہوتا تھا۔ اسی طرح ہندی کتابوں میں مرقوم ہے کہ سری سداشیوجی جنھوں نے بہت سے اسرار پنہانی ظاہر کئے ہیں سدھا آسن مارے کیلاش کے پہاڑ پر بیٹھے ہوئے رات دن عبادت وریاضت میں مصروف ہیں اور پاربتی جی اُلٹے قدم پر بیٹھی ہیں مگر کبھی اُن کو ملاعبت اور مجامعت کی خواہش نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ یہ سب راج جوگ کا اثر ہے۔ لہذا جو شخص اپنے نفس پر پورا پورا قابو پانا چاہے اور بیجا بیجا خواہشات پر حکمراں بننے کی آرزو رکھتا ہو اُسکو راج جوگ کا عمل کرنا چاہیئے مگر کرنے سے پہلے مندرجۂ ذیل چیزوں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔

غذا کڑوی۔ یا تیز اور زیادہ نمک۔ یا بہت گرم اور بہت ٹھنڈی نہ کھائے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز کرتا رہے۔ سہجنہ کی پھلی۔ اور مولی۔ تل۔ کھٹائی۔ چنا۔ گندم۔ لہسن۔ پیاز۔ شلجم۔ زیادہ شیرینی مثل گڑ وغیرہ کے نہ کھائے۔ اسکے ایک سو بیس عمل ہیں۔ مگر چند عمل اُن میں سے ایسے ہیں کہ دنیادار بھی کرسکتے ہیں ہم اُن میں سے کچھ لکھتے ہیں۔

(۱) جسوقت پیشاب کرنے کے لئے بیٹھے تو سانس کو کھینچے اور پیشاب نہ کرے بلکہ ایک ایک قطرہ پیشاب کی عادت ڈالے۔ جب قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو بائیں طرف زور دے کر بیٹھے۔ اور

سگھنتی[1] رگ کو جو دریافت کرنے پر تجربہ کاروں سے معلوم ہو سکتی ہے اُلٹے ہاتھ
کی پہلی انگلی سے دبائے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بایاں نتھنا دبائے
اور سیدھے نتھنے سے سانس زور سے کھینچے اور چار لحظہ تک روکے رہے
بعد ازاں آہستہ آہستہ اُلٹی طرف سے سانس کو نکال دے اور اس حالت میں
اپنی پیشانی پر نظر رکھے یہانتک کہ اس طریقہ سے پیشاب باہر نہ آسکے جب
پاخانہ سے فراغت پائے تو آسن مار کر بیٹھ جائے اور چار گھڑی تک
پیشاب نہ کرے اس عمل سے انسان کے زور و قوت میں بیحد اضافہ
ہو جاتا ہے۔ مگر اس عمل کو مشاقوں سے سیکھنا اور ایک جاننے والے
سے دریافت کرنا ضروری ہے خود نہیں ہو سکتا۔

دوسرا طریقہ

ہر وقت یہ خیال رکھے کہ سانس کو نہایت آہستگی سے کھینچکر چھوڑا جائے
اور ہر وقت اس عمل میں مشغول رہے۔ چھ مہینے کے بعد اسکی نیند جاتی رہیگی
اور اگر نیند آئے گی تب بھی اُس میں بیداری کی صفت موجود رہے گی۔
یعنی سوتے میں بھی وہ ہر بات کو سمجھے گا۔ اور جو کچھ اس عالم میں سُنے گا
وہ بات اُسکو یاد رہیگی۔ اسکی طبیعت سے حرص و ہوا شہوت وغیرہ کی
خواہشات دور ہو جائینگی ہر وقت خوش و خرم رہے گا۔

دوسرا طریقہ

کھانے سے پہلے اتنا پانی پیئے کہ پیاس سے زیادہ ہو جب خوب

[1] یہ رگ انثیین کے نیچے ہے۔

پی چکے تو دونوں نتھنے بند کرے اور وہ پانی آہستہ آہستہ ڈکار کے طریقہ پر گرتا
رہے۔ مگر یہ چونکہ مبتدی کے واسطے دشوار ہے۔ اس لئے اُسکو یہ چاہیئے کہ
وہ حلق کے کونے پر انگوٹھا رکھکر منھ کی راہ سے پانی نکالے ایک مہینہ تک
اس عمل کے کرنے سے کوئی مرض بلغمی پیدا نہ ہوگا۔ یہ عمل مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

ایک سفید کپڑے نیم کہنہ کی پٹی لے جو مقدار میں ۱۶ ہاتھ لمبی ہو اور
چار اُنگل چوڑی ہو اُسکو پانی یا گائے کے دودھ میں بھگو کر آہستہ آہستہ
نگل لے پانچ سات روز ایسا کرنے سے عادت ہو جائیگی اور سب نگل سکیگا۔
جب بقدر ایک بالشت یا ایک ہاتھ کے باہر رہ جائے تو تھوڑی دیر ٹھہر جائے
اسکے بعد آہستہ آہستہ اسکو باہر کی طرف کھینچنا شروع کرے جب عادت
ہو جائے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ یہ عمل کرتا رہے تاکہ تمام امراض صفراوی
اور بلغمی مثل پرانی کھانسی اور باؤ گولہ اور برص وغیرہ کے رفع ہو جائیں گے۔
نہایت عمدہ اور مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

کچے سوت سے ایک تین لڑ کا تاگا بٹیں اگر زیادہ لڑوں کا بھی
ہو تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ غرض یہ کہ سخت ہو۔ طول میں ڈیڑھ بالشت
ہونا چاہیئے۔ پھر اسپر تھوڑا موم گرم کرکے مل دینا چاہیئے۔ صبح کیوقت
جب منھ دھوئے تو پہلے اُسے سیدھے نتھنے میں ڈالے جب وہ گلے میں
پہونچ جائے تو دو چار لحظہ صبر کرکے نکال لے پھر بائیں نتھنے میں ڈالے

اور نکالے اسیطرح چار ماہ تک کرتا رہے اس عمل سے آنکھوں کی تمام بیماریاں جاتی رہیں گی اور آخر وقت تک بینائی کو کوئی نقصان نہ پہونچیگا۔

دوسرا طریقہ

کھانا کھانے کے بعد کوّے کو صاف کرے اور کھینچے یہ عمل بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

دوسرا طریقہ

اپنی پیشانی پر نظر جمانے کی عادت ڈالے اس سے انوار ربانی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ

پہلے چار انگل ناک کے سامنے دیکھنے کی عادت ڈالے اور پھر رفتہ رفتہ پیشانی پر نظر جمائے نور حقیقت کا مشاہدہ کرے گا جو چراغاں یا بجلی کے طور پر ہوگا۔ صبح کے وقت چار گھڑی متواتر یہ عمل کرنا آنکھ کے پھولے اور ناخنہ وغیرہ کو دور کر دیتا ہے۔ اور بینائی اسقدر تیز ہو جاتی ہے کہ دن میں تارے دیکھ سکتا ہے۔

دوسرا طریقہ

کان ہونٹ آنکھ وغیرہ دروازے جسم کے مسدود کرے اور ایک خاص نور کے ظہور کا خیال کرے جو پیچھے کی طرف سر کے اوپر ہے اور اندر کے دم کو کانوں کی طرف سے جو دروازہ آسمانی کھلے جاتے ہیں، کھینچے۔ اسی وقت دس آوازیں سُنائی دیں گی۔ آواز زنبور۔ بھونرا سیاہ۔

کنگھ۔ بانسری۔ نقارہ۔ بین۔ گرج۔ سنکھ۔ دریا۔ کرنا۔ جھانجھ۔ اور چھ مہینہ تک یہ عمل کرنے سے الہام غیبی کا دروازہ دل پر کھل جائے گا۔

دوسرا طریقہ

چاندنی یا دھوپ میں جب آفتاب طلوع ہوتا ہو۔ یا چراغ کی روشنی میں پانچ ساعت کھڑا ہو کر سر جھکا کر اپنے سایہ پر نظر جماتا رہے چند روز میں اس عمل کی برکت سے اپنے عکس کو جو ہوا میں معکوس ہے دیکھے گا۔ چھ سات ماہ تک دیکھنے کے بعد اُس سے جو حالات دریافت کرے گا وہ جواب دیگا۔ اور آئندہ اور غیب کی خبریں بتائے گا اگر چند روز تک آئینہ حلبی میں اسی طرح کچھ دیر تک اپنے عکس پر نظر جمائے رہے تو سات آٹھ ماہ میں یہی صورت پیدا ہو گی۔

دوسرا عمل

ہر وقت باد اپان پر کہ ناف سے اوپر حرکت کرتی رہتی ہے اور وہ جگہ عبور منی کی ہے اپنا خیال جمائے رکھے تو اُس کی منی اُسکے اختیار میں آجائے گی اور اسکے بغیر خواہش کبھی اُس کو انزال نہ ہوگا آنکھوں کی روشنی بڑھتی جائے گی۔

دوسرا عمل

چاہیئے کہ دونوں بھوؤں پر نظر جمائے اور جب تک کوئی نور چراغ کی طرح دکھائی نہ دے اُس وقت تک اپنے آپ کو کسی دوسرے

---

[1] ایک ہوا ہے جو ناف سے اوپر رہتی ہے۔

کام میں مشغول نہ کرے۔ جوگیوں کے یہاں یہ ریاضت کا پہلا درجہ قرار دیا گیا ہے۔

دوسرا عمل

اسی طرح رفتہ رفتہ سہولت کے ساتھ اُلٹی چھاتی کے نیچے جہاں دل کا مقام ہے دیکھنا شروع کرے اور خوب نگاہ جمانے کی عادت ڈالے اس سے انوار و تجلی کا مشاہدہ ہوگا اور اسقدر نور دکھائی دیگا کہ چاہے تو سوئی میں تاگا پرو سکے گا۔

دوسرا عمل

پیگھنان جو ناف کے نیچے ایک بڑی رگ ہے اور مرتاضین کامل اُس کو جانتے ہیں۔ اُس کا مُنھ نیچے کی طرف ہے۔ اُس کو رفتہ رفتہ پھیر کر پیچھے گانٹھی کی طرف لائے تاکہ آپان اور پران کا راستہ صاف ہو جائے اور دونوں طرف کے دو پلہ چکی کے پاٹوں کی طرح پھرنے لگیں اور گرہ بادِ ناف کے نیچے آ جائے تاکہ وہ ثقل جو بول و براز سے باقی رہجاتا ہے نکل جائے اور ہاضمہ صحیح و سالم ہے مگر یہ عمل بغیر کسی کامل کے بتائے ہوئے نہ ہوسکتا ہے نہ کرنا چاہیئے البتہ جب اچھی طرح اسپر عامل ہو جائے تو یہ عمل کرنا شروع کرے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے ملا کر مُنھ میں ڈالے اور دم کشی کرے اس سے معدہ کی غلاظت جو مندرجۂ بالا عمل کے بعد باقی رہے گی وہ بھی جل جائے گی اور آدمی پاک و صاف ہو جائیگا۔

دوسرا عمل

مُنھ بند کرے اور اپنے دونوں نتھنوں سے سانس لے کر جتنا ممکن ہو حبس دم کرے اور اُلٹے نتھنے سے بسہولت دم کو چھوڑتا جائے اس عمل سے کف اور بلغم اور صفرا دور ہوں گے۔ کچھ حرارت بڑھ جائے گی مگر وہ کوئی نقصان نہ کرے گی۔

دوسرا عمل

سیدھے نتھنے سے سانس کو آہستہ آہستہ کھینچ کر حبس دم کرے اور پھر آہستہ آہستہ اُلٹے نتھنے سے چھوڑ دے۔ اس سے تمام امراض شکم باؤ گولہ۔ ریاح۔ اور نزلہ کے امراض اور زیادہ بھوک پیاس لگنا رفع ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

سمان باد جو ایک قسم کی ہوا یا روح ہے اور حرارت غریزی جسم کے پاس وہ رہتی ہے۔ اس کو قوت خیال سے اوپر کی طرف اُٹھائے اور اپنی پیشانی پر نظر رکھے۔ جو کوئی آٹھ ماہ تک اس طریقہ سے مداومت کرے اُس کے آئینۂ دل پر غفلت کا زنگ نہ لگے گا۔ بادِ غلیظ کے عدم اخراج پر اُس کو قدرت ہوگی۔ اور زیادہ سے زیادہ فوائد اُس کو حاصل ہونگے۔

دوسرا عمل

ایک سلائی جست کی بنائے یا سونے کا پرے لیا جائے اور اُس کو

صاف کرکے بقدر بارہ انگل کے لے لے اور رات کے وقت احلیل کی طرف سے نائزہ میں ڈالے اور آٹھ روز تک عورت سے قربت نہ کرے۔ جب وقت کہ رگ سیونی میں جو انثیین کے نیچے ہے ہو پہنچے پھر ایک ایسی سلائی چاندی یا جست کی بنوائی جائے جو اندر سے خالی ہو اور نلکی کی صورت میں ہو، اور وہ احلیل کے اندر ڈالے مگر بیٹھک ایسی ہونی چاہیئے جیسے کہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ احلیل میں نلکی مذکور ڈال کر آہستہ آہستہ پھونکے تاکہ اسکی مداومت سے چھ ماہ بعد وہ ہوا خانۂ شہوت میں جو رگ چپ کے متصل ہے اثر کرے اور اس میں یہ تقویت پیدا ہو جائے کہ آب منی کو انزال سے پہلے کھینچ لے۔ مگر یہ عمل بیاکھ کنوارہ یا چیت سے شروع کرنا چاہیئے اور ابتدائے کشش منی سے چھ ماہ اس نسخہ مجربہ کا استعمال رکھے تخم کاہو ایک ماشہ دھنیا پانچ ماشہ مصری دو ماشہ ان کو خوب گھوٹ کر پی لیا کرے۔ دو سال کے بعد پانی۔ منی اور دودھ اپنی خواہش کے مطابق نائزہ کی راہ سے کھینچ سکے گا۔ اور اگر بارہ سال تک اس طرح سے آب منی کے کھینچنے کی عادت رکھے۔ اور کثیف غذاؤں سے بچتا رہے اور غذائیں نرم اور چرب چکنی استعمال کرتا رہے اس قسم کی مقوی دواؤں کا استعمال رکھے۔ گیہوں کی روٹی۔ باریک چاول۔ مونگ ماش کی دالیں۔ گائے کا دودھ۔ گائے کا مکھن۔ گائے کا گھی۔ بھینس کا مکھن۔ مصری اور اس قسم کی چیزوں سے احتراز کرے۔ آنولہ۔ سونٹھ۔ ثمر۔ سرپول۔ اور کپ پان۔ چونہ۔ دکھنی سپاری۔ میوہ عمدہ عمدہ کھائے الائچی استعمال کرتا رہے

اور دوسرے عمل مثلاً پیٹ کا صاف کرنا۔ آنکھوں کی روشنی کا عمل وغیرہ وغیرہ جو لکھے گئے ہیں۔ تو آب منی اس عمل کی مداومت سے برف کی طرح جم جائیگا اور نور اُسکے چہرہ سے ظاہر ہوگا۔ گرے ہوئے دانت پھر نکل آئیں گے۔ سفید بال پھر سیاہ ہو جائیں گے۔ اور تمام عالموں کی سیر کر سکے گا۔ تلوار کا زخم بندوق کی گولی اور گرز اور تیر اسکے بدن پر کارگر نہ ہوں گے۔ دریا میں نہ ڈوبے گا۔ آگ کی حرارت کا اسپر اثر نہ ہوگا۔ اور غذا کھاتے رہنے اور اس عمل کو ترک نہ کرنے سے ہمیشہ اُس کا چہرہ سُرخ اور جھریوں سے پاک رہے گا۔

دوسرا عمل

جو شخص کہ رات کے وقت سنگھاسن یعنی اُلٹا قدم سیدھے تلوے کے نیچے اور سیدھا قدم اُلٹے کے نیچے کرکے بیٹھے۔ یا اور اسی طرح جیسے جی چاہے اور پانچ سو دفع گن گن کر اپان باؤ کو جو حصہ زیریں میں اور بقول بعض بیرونی کے پاس ہے زور سے اوپر کھینچے۔ اور کچھ دیر ضبط کرے اور اس طریقہ سے دس مہینے تک کرتا رہے تو آب منی کے کھینچنے کی اُس کو مہارت حاصل ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد جو عملیات دوسرے ہیں وہ اُسپر آسان ہو جائیں گے۔ خصوصیت سے اسکے بعد نلکی والا عمل کرنا آسان ہوگا۔

دوسرا عمل

سانس ناک کے ذریعہ سے کھینچنے کی عادت ڈالے اور اسی طرح نتھنے کے ذریعہ سے باہر لائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ سیدھے سے باہر کا سانس

اندر لے جائے اور اندر سے باہر لائے تو اُلٹے سے چھوڑے۔ اس عمل
سے کنڈلی رگ جو سانپ کی صورت میں انسان کے جسم میں ہے وہ
جاگ جائے گی۔ اس عمل کے کرنے والے کو چاہیئے کہ جب مباشرت
کرے اور منی نکلنے کے قریب ہو تو علیحدہ ہو جائے اور آسن مار کر بیٹھ
جائے۔ اپنی پیشانی کیطرف دیکھے اور سیدھی طرف سے دم کشی شروع کرے
تاکہ منی پھر اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کرنا ضروری
ہے پیشاب کے وقت ریاح کو روکے۔ کبھی کبھی نائزہ کی راہ سے
دم کشی کرتا رہے اور کبھی کبھی اسی راستہ سے سانس بھی نکالتا رہے اور
پھر سیدھی کروٹ سو جائے اس عمل کا کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

دوسرا عمل

الٹا پاؤں مقعد کے نیچے رکھے اور سیدھی ٹانگ پھیلا دے اور دونوں گھٹنے
زمین سے لگائے رہے اُسوقت یہ تین عمل کرے۔

دروازہ زیریں کو آسن سے مسدود کر کے اپان کو اوپر کی طرف کھینچے
اس عمل سے بدن کی تمام آلائش فضول جلجاتی ہے۔

گردن جھکا کر ٹھوڑی گلے کے نیچے رکھے اور دم ناف سے اوپر کھینچے
اس عمل سے بڑھاپا جا کر جوانی واپس آتی ہے۔

ٹھوڑی جھکا کر دل کے قریب لائے اور سانس کو روک
روک کر چھوڑے دل اور جسم کے تمام عُمدہ عُمدہ مقامات کی
سیر کرے گا۔

دوسرا عمل

اُلٹے پاؤں کی ایڑی کو انثیین کے نیچے رکھے اور الٹی طرف سے
دم کشی کر کے آہستہ آہستہ سیدھی طرف سے سانس چھوڑتا جائے۔ کچھ دیر
عمل کرے اور پھر سیدھی طرف سے سانس لے کر باآہستگی بائیں نتھنے
سے چھوڑے۔ اس عمل سے زندگی نہایت تندرستی کے ساتھ گزرتی ہے۔

دوسرا عمل

اُلٹے قدم کی ایڑی سیونی رگ پر رکھے جو انثیین کے نیچے ہے اور سیدھے
پاؤں کی ایڑی آلت پر رکھکر بیٹھے۔ اور گردن کو درست رکھے جو کوئی اس
قسم کے بیٹھنے کی عادت ڈالے گا۔ منی پر اُسکو اختیار حاصل ہو گا۔

دوسرا عمل

اُلٹے قدم کی ایڑی انثیین کے نیچے رکھے اور سیدھے پاؤں کا گھٹنا
بائیں گھٹنے پر رکھے اور بیٹھے اس عمل سے ہاضمہ درست رہتا ہے۔

دوسرا عمل

اُلٹے قدم کی ایڑی فوطوں کے نیچے سیونی رگ پر جس کا کئی
مرتبہ ذکر ہو چکا ہے رکھ کر سیدھا پاؤں اُلٹے زانو پر رکھے۔
اس صورت میں اُلٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور سبابہ سیدھے ہاتھ کا
دونوں کانوں میں دے کر بیٹھے اور ایک مدت تک عمل کرتا رہے
اس صورت میں صفراوی اور دموی امراض پیدا نہ ہونگے۔

دوسرا عمل

سیدھا پاؤں اُلٹی ران پر اور اُلٹا پاؤں سیدھی ران پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے پر اور اُلٹے کی سیدھے پر رکھے یا پاؤں کی انگلیاں اس طرح سے پکڑ کر کھینچے تو اس صورت سے بدن کی سُستی اور کاہلی رفع ہوتی ہے۔ یا سیدھے سے اُلٹے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑے اور ہاتھ کمر کے پیچھے سے نکال کر لائے اور ٹھوڑی جھکا کر دل کے محاذ میں رکھے۔ اس عمل سے ہمیشہ تندرستی اور بدن کی چستی میں اضافہ ہوتا رہیگا۔

دوسرا عمل

سیدھا پاؤں اُلٹی ران پر رکھے اور اُلٹا سیدھی ران پر اور دونوں گھٹنوں کے درمیان سے اپنا ہاتھ سیدھا اور اُلٹا نکال کر دونوں ہتھیلیاں ملائے اور اپنی پیشانی اُن پر رکھے اس عمل سے کوئی مرض بلغمی یا سوداوی پیدا نہ ہوگا۔

دوسرا عمل

جائے ضرور سے فراغت کرنے کے بعد اپنے سیدھے پاؤں کا انگوٹھا پکڑ کر کھینچے اور کان تک مثل کمان کے لے جائے تمام امراض مثل بواسیر، بھگندر وغیرہ دفع ہو جائیں گے۔

پرانایام کا بیان

مرتاضان ہند نے چھ چیزیں سالک کے لئے ضروری قرار دی ہیں

ایک پرتیاہار اس کے معنی یہ ہیں کہ دل کو حواس ظاہری یعنی سُننے۔ چھونے چکھنے۔ سونگھنے۔ دیکھنے سے باز رکھے اور ان راہوں کی طرف نہ چلنے دے۔ مثلاً بُری بات کا سُننا۔ ناپاک شئے کا چھونا۔ ناجائز چیز کا چکھنا۔ بُری خوشبو بدبو سونگھنا۔ جن باتوں کا دیکھنا بُرا ہو اُن کو دیکھنا ایک طریقہ باز رکھنے کا یہ بھی مقرر کیا ہے کہ دل جس شئے کی طرف رغبت کرے اُسکو اس خواہش سے نہ روکا جائے اور اتنا اُسکو اس چیز سے سیر کیا جائے کہ اُس کو پھر خود ہی نفرت ہو جائے۔ مثلاً کسی اچھے کھانے کو جی چاہے تو اتنا کھلائے کہ اُسکو بدہضمی ہو اور قے آجائے اور پھر اُسکی رغبت نہ ہو۔ دوسری شرط **دھیان** یعنی اپنے خیال کا جمانا۔ تیسری **پرانیام** جس سے مراد سانس کا روکنا ہے۔ چوتھے **دھارنا** جسکے معنی ایک خاص چیز سے دل لگانا۔ پانچویں **ترک** یعنی وہ دلیل کہ کتب سماوی کے موافق ہو اور اُس سے یقین کا درجہ حاصل ہو۔ چھٹے **سماودھ** یعنی ایک کیفیت استغراقی جو سانس کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اور روح کو پاک کرنا اس طرح کہ جیسے معدنیات میں کھوٹ ملا ہوتا ہے اور معدن سے نکال کر اُس کو جلا کر پاک کرتے ہیں۔ اور اُس کی کثافت جلا دیتے ہیں اسی طرح سانس کے روکنے سے حواس کی کثافت جل جاتی ہے۔

جس طرح کہ سلوک کے لئے مندرجہ بالا شرائط ہیں اسی طرح پرانیام کے بھی ظاہری شرائط مقرر کی ہیں۔ انکا تقدم حامل پرانیام

کے واسطے بہت ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ شہر سے باہر ایک حجرہ بنائیں اس قسم کا کہ اس طول اور عرض اور ارتفاع آدمی کے قد کے مطابق ہو۔ سطح برابر ہو نشیب و فراز اس میں نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ حجرہ کے باہر ایک چبوترہ عمدہ مکلف بنوایا جائے۔ جس وقت کہ اپنے شغل سے فارغ ہوا کرے اس چبوترہ پر بیٹھا کرے ہرن یا شیر کی کھال کے فرش پر نشست رکھے۔

تیسرے یہ کہ اسکے گرداگرد طرح طرح کے میوہ دار درخت لگا دے اور طرح طرح کے پھولدار درخت لگائے۔ اور حوض یا آبشار یا فوارہ چھوٹتے ہوئے اسکے سامنے مہیا کرے چاروں طرف ایک چہار دیواری بنوائے اور اس میں ایک خوبصورت دروازہ لگوائے۔ دروازہ کے باہر ایک کنواں بنوائے جس کا پانی نالیوں کی راہ سے حوضوں وغیرہ میں آتا رہے۔

مصنف مرأۃ الخیال لکھتا ہے کہ فرقہ جوگیاں خصوصاً کشمیر کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ اور وہاں ایک گاؤں جوگی بتی کے نام سے موسوم ہے جسے جوگیوں نے آباد کیا ہے۔ اس جگہ ایک بڑا درہ پہاڑ میں واقع ہے۔ اسمیں ایک نہایت صاف شفاف نہر جاری ہے وہیں جوگیوں نے ہر طرف سے حجرہ بنائے ہیں اور مع اپنے اہل و عیال کے وہیں رہتے ہیں۔ صرف حکمت انکا آئین ہے۔ ہوا میں اُڑتے پانی کی سطح پر چلنے اور امراض جسمانی کا بغیر دوا وغیرہ کے علاج کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ اس قسم کے کمالات

مرتاضوں کے واسطے نہایت ضروری ہیں۔

حبس نفس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک سانس کا کھینچنا اسکو **پورک** کہتے ہیں۔ دوسرے سانس کا روکنا اسکو **کنبھک** کہتے ہیں۔ تیسرے سانس کو چھوڑنا اسکو **ریچک** کہتے ہیں۔ سانس کے روکتے وقت ذکر کلمۂ توحید کا کرتا رہے۔ جسے اصطلاح ہنود میں اوم حبس نفس کہتے ہیں اور چھوڑنے کا یہ طریقہ ہے کہ سانس کو اندر سے کھینچ کر باہر لائے اور سمجھے کہ ہوا بھوت اکاس سے پیدا ہوئی ہے۔ اور وہی اسکو محو کر دیتا ہے اور کھینچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ایک نلکی پانی میں ڈالیں اور دوسرے سے پانی کو کھینچیں اسی طرح ہوا کو کھینچ کر اپنے اندر جمع کرے۔

اگر سانس کو باہر نہ چھوڑے اور نہ اندر کھینچے اور اعضا کو حرکت نہ دے۔ اور جو ہوا بذریعۂ سانس کے کھینچ چکا ہے اُسکو روکے یہی طریقہ حبس نفس کا ہے۔ جو کوئی نابینا کی طرح نہ دیکھے اور بہرے کی طرح نہ سنے اور لکڑی کی طرح بے حس و حرکت رہے۔ اسوقت اسکو معلوم ہوگا کہ اب میں نہایت آرام سے ہوں۔

اس شغل کے لئے بیٹھنے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی اچھی جگہ جہاں کوئی خوف و ہراس اور تردد و دامنگیر حال نہ ہو اور وہاں کسی قسم کی نجاست نہ ہو ایک برابر جگہ پر گھاس بچھا کر بیٹھے اور نہایت اطمینان سے اپنے گرد حصار کھینچے اور سمجھے کہ آتما (جان جاناں) میری ہر طرف سے نگہبان ہے۔ بیٹھتے وقت خواہ مربع بیٹھے۔ خواہ دوزانو ہو جسطرح کہ اُس کو

تکلیف نہ ہو اپنا منھ شمال کی طرف رکھے اور ایک اُنگلی سے ناک کا ایک
نتھنا بند کرے اور دوسرے نتھنے سے سانس لے اور پھر دوسرے کو
بھی بند کرے اور ذکر توحید یعنی کلمۂ اوم دل میں کہتا رہے اور اتنی دیر تک
روکے کہ اتنی مرتبہ اوم کہہ سکے۔ پھر جب مہارت ہو جائے تو جسقدر چاہے
رکے اور سانس چھوڑنے کے وقت سانس کو ناف سے اوپر لے جا کر ناک
کی راہ سے چھوڑے۔ اور ہرگز نظر اوپر نہ لے جائے نہ نیچے نہ اِدھر اُدھر۔
بجس و حرکت رہے۔ ان پانچ چیزوں کا ہمیشہ پابند رہے۔ ایک سانس
کا روکنا دوسرے روکنے کی مقدار۔ تیسرے سانس کے کھینچنے کی حد اور
چھوڑنے کی حد۔ چوتھے دل کو ایک طرف لگائے رکھنا۔ پانچویں جیو آتما
کو اور پرم آتما کو ایک سمجھنا۔ جب عمل شروع کرے تو پہلے سانس کو
اسقدر روکے کہ بارہ مرتبہ اوم کہہ سکے۔ ہمیشہ ذات بیچون کا خیال رکھے۔
خوف۔ غصہ۔ کاہلی۔ زیادہ سونا۔ زیادہ جاگنا۔ زیادہ کھانا۔ چھوڑ دینا چاہئے۔
جو شخص ورزش مذکور کو تین مہینہ تک بلا ناغہ کرتا رہے۔ تو خود بخود اسمیں
ایک حالت پیدا ہوگی کہ اُس کو چوتھے مہینے فرشتے نظر آنے لگیں گے۔
پانچویں مہینے خود اس میں صفات ملکوتی پیدا ہو جائیں گی۔ چھٹے مہینے
اُس کی رستگاری ہوگی۔ اور عین ذات میں مل جائے گا۔ ہدایات۔
خیال مرشد کامل سے معلوم کرے۔ مشغولی کے خیال وغیرہ سب گرو کے
بتانے پر منحصر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ بہت مشکل اور زیادہ ہیں۔ لہٰذا اسجگہ
اُن کا ذکر بیکار سمجھا گیا۔ بعض کا مقولہ ہے کہ ابتدا میں دم کشی سیدھے نتھنے

سے کرنی چاہیئے۔ اتنی دیر کہ سولہ مرتبہ اوم کہہ سکے۔ دوسرے حبس
نفس یعنی دونوں نتھنے بند کرکے ۳۲ مرتبہ ریچک یعنی سانس چھوڑنا
اتنی دیر کہ آٹھ مرتبہ اوم کہہ سکے جاری رکھے۔ رات دن میں چار مرتبہ
یہ شغل رکھنا چاہیئے۔

پہلے پورک۔ کنبھک۔ ریچک تینوں اوم کے سولہ مرتبہ دل میں کہنے
سے شروع کرے۔ دوبارہ پورک بتیس مرتبہ اوم سے۔ تیسری مرتبہ
چونسٹھ دفعہ ورد کرنے سے۔ اور چاہیئے کہ ابتدائے شغل میں ان چیزوں
سے بچتا رہے۔ آگ کے پاس نہ جائے صبحدم ٹھنڈے پانی سے غسل
نہ کرے۔ دھوپ سے بچے۔ عورت سے صحبت نہ کرے۔ فاقہ نہ کرے۔
زیادہ نہ سوئے۔ زیادہ نہ جاگے۔

دم کھینچنے سے پہلے جالندھر بند کرے اور اسکے بعد سانس کو روکے
تھوڑی دیر کو گلے میں لگائے رکھے اور گلے کی کشش کرے۔

باد پران کو ضبط کرے اور بغیر ضرورت کے کوئی بات زبان سے
نہ نکالے کیونکہ اسی سے تمام برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور زبان کو
تالو کے نیچے لگائے رہے۔ ہاتھ کے دونوں انگوٹھے ملاکر مُنھ میں
ڈالے اور دم کشی کرے۔ کیونکہ اس سے معدہ کی غلاظت جو اور
اعمال کے بعد باقی رہی ہو وہ جاتی رہے گی۔ پہلے جالندھر بند کرے۔
اور اس کے بعد سانس چھوڑے۔ اس سے گل نیلوفر کی طرح پانی
میں تیرنے کی قدرت پیدا ہو جائے گی۔

منہ بند کرے اور دونوں نتھنوں سے دم آہستہ آہستہ کھینچے اور اپنے مقدور کے موافق سانس روکے اور اپنے اُلٹے نتھنے سے آہستہ آہستہ چھوڑے۔ اس عمل سے پت اور بلغم وغیرہ دور ہو جائیں گے۔ کچھ حرارت بڑھے گی۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ چلتے پھرتے کھڑے بیٹھے ہر طرح یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ چھینک اور جماہی وغیرہ کو روکتا ہے۔

اودبان یعنی وہ ہوا جو گلے میں ہے اسکو کھینچ کر سانس کو روکے اسکی مداومت سے باؤگولہ اور زلہ زیادہ بھوک پیاس رفع ہو جائیگی۔

ناف کے نیچے ایک آواز بھونرے کی طرح پیدا ہوگی اس جگہ سے اُسے اوپر کی طرف کھینچے۔ یہ مرشد کامل سے معلوم ہوگی۔

مشق بڑھا کر سانس کے کھینچنے اور چھوڑنے کا شغل چھوڑ کر سانس روکے۔

اپنے دل کو کثرت اشغال دنیوی سے علٰحدہ کر کے اسقدر انوار حقیقت میں گم کرے کہ محو ہو جائے۔ سردی اور گرمی۔ مذمت اور تعریف۔ خواب اور بیداری۔ خوشی اور رنج۔ ظلم اور احسان۔ بھوک اور پیاس۔ آدمی، اور حیوان۔ برہمن، ویش، چھتری۔ موت اور زندگی۔ ہندو مسلمان دوست دشمن سب اُسکے لئے یکساں ہو جائیں گے۔

چند امور جو اہل ریاضت کیلئے خصوصاً ضروری ہیں

اول یہ کہ بقدر ضرورت ہر شخص کی حاجت روائی کرتا رہے۔ ممکن ہو تو مفلسوں کو مالی امداد پہونچا ہے۔

دوسرے یہ کہ اپنی قسمت پر قانع رہے۔ پتھر اور سونے کو یکساں تصور کرے۔ اور دُنیاوی حرص کو دل سے دور کر دے کیونکہ اس سے سالک حقیقت کو بڑے بڑے نقصان پہونچتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ کسی کے لئے بُرائی کا خواہاں نہ ہو کیونکہ زمانہ منقلب ہے ممکن ہے کہ نتیجہ اسکے خلاف پیدا ہو۔ ناحق خونریزی نہ کرے اور کسی سے سختی سے کلام نہ کرے۔

چوتھے یہ کہ اپنے آپ کو بردبار بنانے کی کوشش کرے اگر کوئی ترش ہو کر بات کرے تو حتی الوسع اس سے بھی شیریں کلامی سے کام لے۔ اپنی معرفت اور حق شناسی کا لوگوں کے سامنے فخریہ تذکرہ نہ کرتا پھرے۔ اور دنیا کے انکار اور طعنوں کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

پانچویں یہ کہ حسد نہ کرے اور کبھی کسی کو دیکھ کر نہ جلے۔

چھٹے یہ کہ عورتوں کے نہ اوصاف سُنے، نہ اُن کی صحبت رکھے نہ اُن کا ذکر کرے۔ نہ دیکھے۔ نہ کلام کرے۔ نہ ہنسے۔ نہ جماع کرے یہ احتیاطی باتیں ہیں۔ چوری اور غیبت سے بچے۔ سچ بولنے کی عادت ڈالے۔

ساتویں یہ کہ خدا کو ہر جگہ موجود سمجھے۔ اور ہر چیز کو اسی کا ظہور جانے۔ غصہ اور درشتی چھوڑ دے۔ اپنے آپ کو سب سے کم جانے۔ جو ارادے دل میں ہیں اُن کے پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے اور خطرہ کو ہرگز دل میں راہ نہ دے۔

آٹھویں کسی سے محبت نہ کرے۔ اور ہمیشہ تجرد اور تنہائی اختیار کرے۔

نویں یہ کہ اپنے مرشد کے احکام بجالانے میں مستعد رہے اور بجان و دل اس میں کوشش کرے۔ عالم ظاہر کو دروغ محض سمجھے ہر کسی سے گفتگو نہ کرے۔

دسویں تسلیم اور توکل اپنا شیوہ کرے موت سے نہ ڈرے۔

گیارھویں یہ کہ پہلے بزرگوں کے کشف و کرامات کا ہمیشہ دل سے معتقد رہے۔ ہمیشہ پاک صاف رہے۔ ہمیشہ اہل علم کی خدمات میں مصروف رہے۔ اور اپنے بھید کو نامحرموں سے بلکہ سب سے چھپائے۔

بارھویں یہ کہ ہمیشہ اتنا کھانا کھائے کہ بھوکا رہ جائے۔

تیرھویں یہ کہ ہر وقت زبان اور دل سے خالق حقیقی کی یاد رکھے۔

جسم کی ہواؤں کا بیان

حکمائے ہند نے ہوا جو جسم میں ہے اس کی چوراسی قسمیں لکھی ہیں مگر ہم چند کا بیان کرتے ہیں جن سے اکثر علم کے سیکھنے والوں کو کام پڑتا ہے۔

بیان۔ یہ ایک ہوا ہے جو تمام جسم میں ساری ہے۔ اسکا کام یہ ہے کہ ضرورت کے وقت تمام اعضا کی مدد کرتی ہے اور انکو جنبش دیتی ہے۔ مقعد کی راہ سے اوپر چڑھتی ہے۔

اودان۔ یہ گلے میں رہتی ہے اور سانس کو زور سے باہر نکالتی ہے۔

پران۔ اس کا دل کے روبرو مقام ہے اور منھ سے گفتگو اسی

کے ذریعے سے کی جاتی ہے اور ناف سے ام الدماغ تک پہونچتی ہے اور تیز ہوا کی طرح ہے۔ حرارت غریزی اسی کے ذریعے سے روشن رہتی ہے اور اپنی جگہ سے چھبیس انگل اخراج کرتی ہے اسکے بعد پھر واپس آتی ہے اور چار انگل منقطع ہو جاتی ہے اور عمر کو کم کرتی ہے۔

اپان۔ یہ پاخانہ کے مقام میں رہتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ کثیف غذا کو جسم سے باہر نکالدیتی ہے۔

کورم۔ یہ پلکوں میں رہتی ہے اور پلکیں اسی کے ذریعے سے ہلتی ہیں۔

کرکل۔ دونوں بھوؤں کے درمیان میں رہتی ہے۔ چھینک اسی کے ذریعہ سے آتی ہے۔

سمان۔ حرارت غریزی کے متصل رہتی ہے۔ اسکا کام یہ ہے کہ غذا کو ظاہر سے باطن کی طرف جذب کرتی ہے۔

دیودت۔ یہ تالو میں رہتی ہے۔ یہیں آبحیات کا چشمہ مانا گیا ہے۔ اور چھینک اسی کے سبب سے آتی ہے۔

دھننجے۔ تمام بدن میں ساری رہتی ہے اور مرنے کے بعد جسم اسی سے پھولتا ہے۔

ناک۔ یہ قدموں میں رہتی ہے اور حرکت اسی سے ہوتی ہے۔

پران باد کا رنگ یاقوتی بیان کیا گیا ہے۔ اپان باد جس کے متعلق بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پران باد میں رہتی ہے بیر بہوٹی کی طرح رنگ ہے اور سمان باد جو اپان کے درمیان رہتی ہے اس کا

گائے کے دودھ کی طرح رنگ ہے اور ادان بید جو سمان باد میں رہتی ہے صندلی رنگ کی ہے۔ اور بیان باد کا رنگ آگ کے شعلے کی طرح ہے مقعد سے منتہائے سینہ یا ابتدائے گلو تک کہ بمقدار تیس انگل کا فاصلہ ہے پران باد انھیں کے درمیان ہے۔ جیو آتما اسی میں ہے۔ کیونکہ اسی جیو آتما کو پران یا نفس کہتے ہیں۔ جیو آتما اس کو حرکت دیتی ہے۔ اکیس ہزار اور چھ سو مرتبہ پران باد کو حرکت ہوتی ہے۔ اور اسی قدر حرکت اپان باد اور اسی قدر اُدان اور سمان باد اور بیان باد کو ہوتی ہے۔ اور دوسری ہواؤں کی حرکتیں جو ان ہواؤں کی وجہ سے دوسرے اعضا میں متحرک ہوتی ہیں اُن کو ملا کر ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو اسی مرتبہ ان ہواؤں کو جسم میں ایک شبانہ روز میں حرکت ہوتی ہے۔

شگون کا بیان

اگر سورج غروب ہونے کے بعد یا رات کے پہلے پہر میں بحالت تندرستی چھینک آئے تو حکمائے ہند کے نزدیک یہ سفر در از پر دال ہے۔ اگر مغرب کے وقت آئے تو بہت بُری ہے۔ اگر شمال و مشرق کے سفر کے وقت آئے تو کسی دوست کو نقصان پہونچے۔ مشرق کی طرف فائدہ مند ہے۔

اگر کوئی شخص کسی جگہ کا سفر کرتا ہو اور جاتے وقت گائے کو

دیکھے کہ اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی ہے۔ یا کوئی لڑکی نابالغ یا کوئی شوہر دار عورت زرق برق عمدہ لباس پہنے اور لڑکا گود میں لئے یا کوئی پنہاری سامنے آئے یا کسی باجہ کی آواز سُنے۔ یا دہی یا گوشت دہکائے ہوئے۔ یا چاندی مونگا۔ موتی۔ اور مردار ید اور آئینہ۔ ہاتھی بغیر فیلبان اور گھوڑا زین کشیدہ۔ کنول کا پھول اور کوئی دولھا سر پر سہرا لگائے۔ یا گاتا ہوا۔ یا طبلہ بجاتا ہوا کوئی آدمی ملے یا کوئی برہمن قشقہ کھینچے ہوئے سامنے آئے۔ یا کپڑا دُھلا ہوا سامنے آئے تو بہت اچھا ہے۔

چلتے وقت اگر کوئی صیاد کالا کمل اوڑھے ہوئے نظر آئے یا کوئی جوگی یا قلندر۔ سُنار لہار۔ بڑھئی تیشہ یا اوزار لئے دکھائی دے اور پنیر یا نمک۔ کپاس اور مٹھا اور سوکھی گھاس۔ خالی گھڑا یا کوئی شخص قے کرتا دکھائی دے تو یہ شگون بد ہے۔

اگر کوئی گھوڑا اپنے سیدھے سُم سے زمین کھودتا ہوا یا اپنا سیدھا ہاتھ کھجاتا ہوا ملے تو بہتر ہے۔ اور اگر اُلٹا ہاتھ کھجاتا یا اُلٹے پاؤں سے زمین کھودتا ہوا ملے تو بُرا ہے۔

اگر مسافر کے سیدھی طرف گھوڑا ہنہنائے یا اپنے سیدھے حصۂ جسم کو اپنے مُنھ سے کھجاتا ہوا پایا جائے تو یہ نہایت بہتر شگون ہے۔

اگر ہرن کالا اُلٹی طرف سے آئے اور سیدھی طرف کو چلا جائے تو بہتر شگون ہے ورنہ بُرا ہے۔ اگر سیاہ ہرن اپنے سُم زمین پر مارتا ہوا

دکھائی دے تو عمدہ ہے۔ اسی طرح اگر پیشاب کرتا یا چھینکتا نظر آئے تو
بہت بہتر ہے اسکے برعکس بُرا۔

اگر بگلا سیدھے پاؤں پر کھڑا ہوا اور اُلٹا پاؤں اُٹھائے ملے تو
دولت و اقبال کی دلیل ہے۔

اگر بگلا اُڑ کر سر پر سے گزر جائے تو یہ اسبات کا نشان ہے کہ کسی
خوبصورت عورت سے صحبت ہوگی۔

اگر کسی سے ڈر کر اُڑتا ہوا بگلا مسافر کو دکھائی دے تو بُرا ہے۔

بلبل اگر سیدھی طرف اُڑتی دکھائی دے تو بہتر ہے اور اُلٹی طرف
بُری ہے۔ بلکہ اسکو موت کی نشانی سمجھنا چاہیئے۔

اُلو اگر پشت کی طرف بولتا ہوا معلوم ہو تو دشمن پر فتحیابی کی دلیل
ہے۔ اور اُلٹی طرف اور سامنے اور سیدھی طرف خصومت۔ لڑائی اور
بیم و خوف کی دلیل ہے۔ اگر مکرر یا بہت مرتبہ آواز دے تو یہ دشمن کے
غالب ہونے کی علامت ہے۔ اگر علی الاتصال کسی شخص کے مکان پر
آٹھ روز تک اُلو بولے تو صاحب خانہ کے موت کی نشانی ہے اور وہ
گھر ویران ہونے والا ہے۔

طوطا اگر سیدھی طرف بولے تو بہت اچھا ہے۔ اُلٹی طرف خوف و
ہراس کی علامت ہے۔ اور اگر سامنے بولے تو قید ہونے کی نشانی
ہے۔ اگر کسی ٹھنٹ پر بیٹھا آواز کرتا دکھائی دے تو موت کی قربت
سمجھنی چاہیئے۔

شیری اگر سیدھی طرف بولے تو اچھی نشانی ہے۔ اور بائیں طرف بیم و خوف
کی علامت ہے اور کسی شخص سے خصومت کا پیش خیمہ ہے۔

جل ککڑی اگر پانی میں آواز دیتی دکھائی دے تو اچھی ہے پانی سے
باہر آواز دے تو بُری ہے۔

جھینگر کی آواز دن کے پہلے شمال و مشرق کیطرف سے آئے تو آگ لگنے
کا خوف ہے۔ یا کسی کام سے نااُمید ہونے اور محنت برباد جانے کا کھٹکا
ہے۔ کوئی اُسکی غیبت کرے گا۔ جنگ اور خصومت ہوگی۔ حیرانی ہوگی۔
حاکم کی بیوی کے مرنے کا خوف ہے۔ ملک کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ اگر
مغرب اور شمال سے آواز آئے تو مرگِ مفاجات کا ڈر ہے۔ لڑکی پیدا
ہونے کی نشانی ہے۔ دور سے کسی خبر کے آنے کا خیال ہے۔ اگر مشرق
سے آواز آئے تو راہ میں خطرہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلا پہر ہو۔ یا کسی بڑے
آدمی کے مرنے کا خوف ہے۔ یا کسی آزار جسمانی پہونچنے کا اندیشہ ہے۔
مغرب کی طرف سے پہلے پہر میں آواز آئے تو راہ میں آسیب کا کھٹکا ہے۔
یا کسی خوشی کا خیال ہے۔ اقبال مندی کی دلیل ہے۔ دشمن کے مرنے
کی نشانی ہے۔ مشرق اور جنوب کی طرف پہلے پہر میں بیوی کے مرنے
کی دلیل ہے۔ یا کسی خوشی کے سُننے کی نشانی ہے۔ اگر جنوب سے
آواز آئے تو اچھی خبر سُنے گا۔ یا کہیں سے کسی خصومت کی خبر آئے گی
یا خوف و ہراس ہوگا۔ یا موت کی نشانی ہے۔ اگر پہلے پہر میں دن کو
جنوب و مغرب سے آواز سُنے تو حصول زر ہوگا یا آگ لگے گی۔ یا کوئی

حاکم لوٹ مار کرے گا۔ رات کے پچھلے پہر میں اگر شمال و مشرق سے آواز
آئے تو کوئی چیز گم ہو جائے گی۔ یا وہاں کا حاکم مر جائیگا۔ یا کوئی مہمان
آئے گا۔ یا کوئی خوف ناگہانی پیدا ہو گا۔ اگر شمال سے رات کے پچھلے
پہر میں آواز آئے تو کوئی چیز گم ہو گی۔ یا تجارت میں کوئی نفع ہو گا یا
کوئی ساتھی مر جائے گا۔ یا ماں مر جائے گی۔ اگر مغرب اور شمال سے
آواز آئے تو بیوی کی موت کی نشانی ہے۔ یا کوئی عمدہ خبر سُنے گا یا خاندان
میں سے کوئی مر جائے گا۔ اگر مغرب سے حسب مندرجہ بالا وقت میں
آواز آئے تو بارش ہو گی۔ یا حاکم مر جائے گا۔ یا کسی محبوب سے ملاقات
ہو گی۔ یا حاکم کو کوئی اور بڑا درجہ ملے گا۔ مشرق اور جنوب سے آواز آئے تو
ماں باپ کو کوئی آزار پہنچے گا۔ یا لڑکا پیدا ہو گا۔ یا کوئی چارپایہ مریگا
خاندان میں کوئی اندھا ہو جائیگا۔ یا سفر ہو گا۔ یا سفر سے واپسی ہو گی۔

شگون کا عام قاعدہ

اگر شنبہ کے دن جب کہ سفر کے لئے گھر سے نکلے اور پہلے کوئی مرد جوان
یا مویشی رنگ سیاہ سامنے آئے تو بہتر ہے۔ عورت یا پرند مردار خوار سامنے
آئے یا سُرخ رنگ دکھائی دے تو بُرا ہے۔

یکشنبہ کے دن کوئی بچہ۔ یا سبز ترکاری یا سُرخ رنگ دکھائی دے
تو بُرا ہے۔

دوشنبہ کو سفر کے وقت گھر سے نکلکر اگر مرد ضعیف۔ یا کپڑا یا کاغذ

یا رنگ سفید نظر آئے تو بہتر ہے۔ بُڑھیا۔ یا حشرات الارض میں سے کوئی کیڑا یا
نیلا رنگ نظر آئے تو بُرا ہے۔

منگل کے دن کوئی مرد نوجوان یا پرند سیاہ یا بھنورا یا بھورا رنگ نظر آئے
تو بہتر ہے۔ ناکتخدا لڑکی یا کتا۔ یا بندر یا زرد رنگ دکھائی دے تو نحس ہے۔

بدھ کو اگر کوئی عالم یا لکھنے پڑھنے کا سامان یا خاکی رنگ دکھائی دے
تو سعد ہے۔ اور کوئی جاہل عورت۔ یا پرند وحشی یا کالا رنگ سامنے آئے
تو نحس ہے۔

جمعرات کو کوئی مرد ثقہ سن رسیدہ یا چوپایہ۔ یا زرد رنگ نظر آئے
تو بہتر ہے۔ عورت نوجوان یا لومڑی یا اودا رنگ بُرا ہے۔

جمعہ کو نابالغ خوبصورت لڑکی یا پالتو جانور چمکیلا رنگ اچھا ہے۔ آوارہ
لڑکا کوئی موذی جانور خاکی رنگ بُرا سمجھنا چاہیئے۔

الحمد للہ کہ یہ نایاب اور نادر رسالہ علم الانفاس جس میں عجیب و غریب اسرار و رموز،
سانسوں (علم سرودے) کے بیان ہوئے ہیں بار اول مطبع نامی منشی نولکشور
لکھنؤ میں ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء با اہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ طبع و شائع ہوا
اُمید کہ شائقین ملاحظہ فرما کر فائدہ اُٹھائینگے۔

حکیم حاجی علی ضیاء صابری

- فاضل طب والجراحت
- رجسٹرڈ نیشنل کونسل فار طب حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء
- سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588

الحمد دواخانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ تلیانوالہ محلہ ساہیوال